صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 28 اگست 2019ء بمطابق 26 ذی الحج 1440 ہجری صبح گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ○ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

(ترجمہ): اور تم لوگ، جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے اُن کے مقابلہ کے لیے مہیا رکھو تاکہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دُوسرے اعداء کو خوف زدہ کرو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کروگے اس کا پورا پورا بدل تمہاری طرف پلٹایا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہرگز ظلم نہ ہوگا۔ اور اے نبیؐ، اگر دشمن صلح و سلامتی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو، یقیناً وُہی سننے اور جاننے والا ہے۔ اور اگر وہ دھوکے کی نیت رکھتے ہوں تو تمہارے لیے اللہ کافی ہے وہی تو ہے جس نے اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعہ سے تمہاری تائید کی۔ اور مومنوں کے دل ایک دُوسرے کے ساتھ جوڑ دیے تم روئے زمین کی ساری دولت بھی خرچ کر ڈالتے تو اِن لوگوں کے دل نہ جوڑ سکتے تھے مگر وہ اللہ ہے جس نے ان لوگوں کے دل جوڑے، یقیناً وہ بڑا زبردست اور دانا ہے۔ اے نبیؐ، تمہارے لیے اور تمہارے پیرو اہل ایمان کے لیے تو بس اللہ کافی ہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔
جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو شاید معلوم ہو یا نہ ہو لیکن بی آر ٹی کے معائنہ کے لئے دو ٹیمیں گئی تھیں، ایک سماء ٹی وی کی ٹیم اور ایک جیو ٹی وی کی ٹیم اور وہاں پہ جو پرائیوٹ سیکورٹی ہے، جب وہ Coverage کر رہے تھے تو یہ میڈیا کا حق ہے، اگر میڈیا آزاد ہے تو وہ برائی اور اچھائی کی نشاندہی کرے گا لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انصاف کی حکومت اور صوبائی حکومت کے جو اہلکار تھے، انہوں نے ان کو مارا پیٹا اور ان کو Coverage سے روکا، ایک کا بازو ٹوٹ گیا لیکن اس کے باوجود ابھی تک ڈاکٹر اس کی میڈیکل رپورٹ دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جب تحریک انصاف اپنے ایک منشور کے تحت آئی کہ آزاد میڈیا جیسا کہ عمران نیازی صاحب سے سوال ہوا امریکہ میں کہ کیا آپ کے ملک میں میڈیا آزاد ہے؟
جناب سپیکر: منسٹر فنانس، ذرا توجہ دیں، آپ نے جواب دینا ہے۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو انہوں نے کہا "ہاں جی" میڈیا آزاد ہے، تو جب میڈیا آزاد ہے تو اس کو پھر مارنا پیٹنا یہ ہمارا چوتھا ستون ہے جو کہ ہمیں مضبوطی فراہم کرتا ہے تو اس پر میں مذمت کرتی ہوں، تمام ہاؤس کی طرف سے اور میں چاہتی ہوں کہ اس کے لئے کمیٹی بنائی جائے تاکہ وہ اس پہ رپورٹ مرتب کرے، اور جو اہلکار اس میں ملوث ہیں، ان کو قرار واقعی سزا دی جائے جناب سپیکر۔ اسی کے ساتھ اگر میں دوسرا پوائنٹ لے لوں تاکہ آپ کو بار بار تکلیف نہ ہو، وہ یہ کہ زرداری صاحب بہت سخت بیمار ہیں جناب سپیکر! اور جناب سپیکر صاحب، اعجاز شاہ صاحب ان کو دھمکیاں دے رہا ہے کہ آدھی دولت جمع کروا دو تو میں تمھیں چھوڑ دوں گا، ?Who the hell are you تو یہ اغواء برائے تاوان کے لئے، تم زرداری صاحب سے کہو گے کہ تم آدھی دولت دے دو اور ہم تمھیں چھوڑ دیں گے، یہ اغواء برائے تاوان کی بات ہے، میں آپ کے توسط سے وفاقی حکومت کو یہ پیغام دینا چاہتی ہوں کہ زرداری صاحب کو اور فریال تالپور صاحبہ جو ابھی تک Convicted نہیں ہوئے ہیں، وہ ابھی ملزم ہیں، ان کو فوراً Hospitalize کیا جائے کیونکہ ہائی بلڈ پریشر، شوگر جو ہے وہ Cardiac attack اور دل کی بیماریوں کا باعث بنتا ہے اور اس وقت ان

کی طبیعت سخت ناساز ہے جناب سپیکر، تو میں آپ سے ریکوسٹ کرتی ہوں، اگر ان کو کچھ بھی ہو گیا تو اس کی ذمہ داری عمران نیازی پہ ہو گی۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Finance Minister to respond, please.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں مختصر جواب دونوں کا دوں گا یہ باقیات کی تو مجھے ڈیٹل کا پتہ نہیں لیکن یہ میں ضرور کہہ سکتا ہوں کہ میڈیا آزاد ہے، کوئی بھی اخبار اٹھا لیں اور اس میں دیکھ لیں کہ ہماری پالیسز پہ تعریف کے ساتھ تنقید کتنی ہوتی ہے اور کوئی بھی چینل دیکھ لیں اور اس میں دیکھ لیں کہ جو ٹاک شوز میں اپوزیشن کے Point of view کو کتنا ٹائم دیا جاتا ہے، کوئی Independent لوگ آکر یہ دیکھ لیں کہ یہاں پہ تنقید زیادہ ہوتی ہے یا صرف تعریف ہوتی ہے؟ جیسے پرانے زمانوں میں ہوتا تھا تو Automatically پتہ چل جائے گا کہ میڈیا آزاد ہے یا نہیں؟ اور دوسری بات ہے، میرے خیال میں جیسے کل بھی تھا اور تھوڑا سا مجھے ذاتی Disappointment بھی ہوئی کہ ایک دن ہونا چاہیئے تھا جس دن ہم فلور اور سارا فوکس قبائل کے نئے ممبرز کو دیتے لیکن اس کو بھی Politicize کیا گیا اور اپوزیشن کو وہ دن اپنی ذاتی تقریروں کے لئے نہیں لیکن قبائل کے لوگوں کو، قبائل کے نمائندوں کی آواز پوری دنیا کو پہنچانے کے لئے جو موقع تھا وہ Politicized نہیں کرنا چاہیئے تھا، اسی طریقے سے ہمیں صوبے کے مسئلوں کو اس ایوان میں فوکس کرنا چاہیئے اور جہاں تک ان کے ایشوز ہیں With regard to their Leadership، اس کے لئے نیشنل اسمبلی اور نیشنل فورم موجود ہے، اگر پختونخوا کے مسئلوں پہ فوکس کریں تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ ہدایت کریں کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کو کہ یہ جو جرنلسٹس گئے تھے بی آر ٹی کی Coverage کے لئے، اور ان پر تشدد کیا گیا وہاں پر بقول نگہت بی بی، وہاں پر جو سیکورٹی سٹاف تھا کچھ چینلز کے لوگ تھے، اس کی انکوائری رپورٹ لے کر اس ایوان میں پیش کریں۔

وزیر خزانہ: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: اور ساتھ ہی میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ جرنلسٹس واک آوٹ کر کے گئے ہیں، آپ اور محمود جان صاحب چلے جائیں، ان کو باہر سے منا کے لے آئیں تھینک یو۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، یہاں پر تو پھر کوئی وزیر نہیں رہا۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ایک منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں معاملات دیکھ کے فیصلہ کر رہا ہوں، میں نے اسی لئے دو منسٹر نہیں بھیجے، ایک بٹھایا ہوا ہے، لیاقت خٹک صاحب

بیٹھے ہوئے ہیں، میری ریکویسٹ ہے کہ ایکس فاٹا کے جو ہمارے Newly elected MPAs ہیں، ان کی سپیچز کا سلسلہ جاری ہے اور چار پانچ لوگ رہ گئے ہیں اور پھر پارلیمنٹری لیڈرز نے بات کرنی ہے اور پھر ایجنڈا بھی ہے آگے کشمیر کا کل بھی ہم نہیں کر سکے تو کوئسچنز آور کو آج سسپنڈ کر دیں تاکہ ہمیں Sufficient time مل جائے اور یہ ساری چیزیں کر لیں Defer کریں گے جی۔ میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: یہ پھر کل کے ایجنڈے پہ آئیں گے، کل کے ایجنڈے پہ آئیں گے؟

جناب سپیکر: اس کو ہم Defer کر لیتے ہیں، جی ہاں، آئیں گے۔

میاں نثار گل: کل پھر آئیں گے؟

جناب سپیکر: ہاں، ہاں Defer کر رہے ہیں۔

میاں نثار گل: تھینک یو۔

جناب سپیکر: نیکسٹ گروپ میں آ جائے گا Available میں تاکہ آج ہم یہ کر لیں، کل بھی بابک صاحب ناراض ہو گئے تاکہ آج ان کو موقع ملے، سارے پارلیمنٹری لیڈرز کو موقع ملے So, the Question's Hour is to be transacted the next available day. Ji Babak Sahib.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، میں یہی ریکویسٹ کر رہا ہوں، ہم آپ سے خفا نہیں ہوتے لیکن حکومتی ایجنڈے کو Defer نہیں کرتے اور اپوزیشن کے ایجنڈے کو تو آج دوبارہ میں خفا ہوں گا۔

جناب سپیکر: کل سارے ہاؤس کا مزاج یہی تھا کہ فاٹا کے نئے لوگ آئے ہیں۔

جناب سردار حسین: تو ان سے میں بات کروں گا، جب آپ مجھے فلور دیں گے تو میں تفصیلی بات کروں گا۔

جناب سپیکر: میں آپ کو فلور دوں گا، اوکے، فلور بالکل وہ آپ کو میں دیتا ہوں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave applications': جناب محمد اعظم خان، ایم پی اے 28 اگست؛ جناب منور خان، ایم پی اے 28 اگست؛ سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے 28 اگست؛ سردار اورنگزیب، ایم پی اے 28 اگست؛ انور حیات خان، ایم پی اے 28 اگست؛ افتخار علی مشوانی، ایم پی اے 28 اگست؛ صلاح الدین صاحب، ایم پی اے 28 اگست؛ مومنہ باسط صاحبہ ایم پی اے 28 اگست؛ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے 28 اگست؛ ملیحہ علی اصغر خان صاحبہ 28 اگست؛ ساجدہ حنیف صاحبہ 28 اگست؛ رابعہ بصری صاحبہ 28 اگست؛ فیصل امین گنڈاپور صاحب 28 اگست۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: After the session ایکس فاٹا کے جو ممبرز ہیں وہ اولڈ اسمبلی ہال میں تھوڑی دیر کے لئے آئیں گے، وہاں ایک چھوٹی سی Ceremony ہے، ان کے لئے After the session، تو سب سے میری ریکویسٹ ہے New Members سے کہ وہ After the session دس منٹ کے لئے وہاں پر تشریف لے آئیں پی کے 109، کرم II، سید اقبال میاں صاحب۔

(تالیاں)

سپاس تشکر

سید اقبال میاں: شکریہ۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس پاک ذات نے مہربانی کی اور کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد عمران خان صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اعتماد کیا، پی ٹی آئی کا ٹکٹ دیا، میں اپنے لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے فاٹا کی تاریخ میں سب سے زیادہ ووٹ دے کر مجھے عزت دی، اس کے بعد پاک آرمی کا جن کی کاوشوں اور قربانیوں کی وجہ سے ہمارے علاقے میں امن آیا اور امن سے الیکشن ہوا، تو ہم شکر گزار ہیں ان کے۔ جناب سپیکر، ہم پر امن لوگ ہیں، ہم تعلیم چاہتے ہیں، ہم روزگار چاہتے ہیں، ہم نے اس ملک کے لئے قربانیاں دی ہیں اور ان شاء اللہ آگے بھی دیں گے، جو فنڈز مختص ہوئے ہیں فاٹا کے لئے، ہمیں یقین ہے کہ ان فنڈز کی وجہ سے ہمارے علاقے میں بہت خوشحالی آئے گی، جو محرومیاں ہیں وہ سب ختم ہو جائیں گی لیکن جناب سپیکر، یہ انتہائی ایک سیریس بات ہے کہ اگر ان فنڈز کی صحیح پلاننگ نہ ہوئی، سب سے پہلی بات یہ کہ ہمارے جتنے ادارے ہیں ان کے پاس Capacity نہیں ہے کہ ان فنڈز کی Utilization کر سکیں، اس سے پہلے بھی ہمارے علاقوں سے کروڑوں اربوں روپے کے فنڈز Lapse ہوئے ہیں، تو ان فنڈز کی پلاننگ پر ہمیں توجہ دینی چاہیئے، اگر صحیح پلاننگ نہ ہوئی تو ان فنڈز کی وجہ سے جو ہم دیکھ رہے ہیں، ہمیں امید ہے، ہمیں یقین ہے کہ یہ ہمارے قبائلی اضلاع نہ صرف

باقیوں کے برابر آئیں گے بلکہ ان سے زیادہ ڈیویلپ ہو جائیں گی لیکن ان کی پلاننگ ایک سوالیہ نشان ہے، اگر اس کی پلاننگ اچھی طرح کی گئی تو بے شک ہماری محرومیاں ختم ہو جائیں گی بلکہ باقی اضلاع کی بنسبت ہم ان فنڈز کی وجہ سے زیادہ ڈیویلپ ہو جائیں گے۔ تو پلاننگ سٹیج پر ہمیں انتہائی غور و فکر کرنی چاہیئے، میں دوبارہ اس بات کو اس لئے Repeat کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کی توجہ ہو کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹس کے پاس Capacity نہیں ہے، ہماری ایچ آر جو ہے وہ وہاں پر اتنی تعداد میں نہیں ہیں اور ان کے پاس اتنے Trained بھی نہیں کہ اتنے بڑے فنڈز کو وہ Utilize کر سکیں، تو ہمارے اداروں کی مضبوطی اولین ہونی چاہیئے کہ وہاں پر بعض ڈیپارٹمنٹ موجود ہی نہیں ہیں، جو موجود ہیں ان میں سٹاف کی کمی ہے اور پھر اس سٹاف کی کوالٹی جو ہے کیونکہ فاٹا جو ہے وہ تو لوگوں کی نظروں میں پہلے بالکل تھا ہی نہیں، یہ تو پہلی بار ہسٹری میں یہ خان صاحب کی محبت ہے اس علاقے سے کہ انہوں نے فاٹا کے سب اضلاع کا خود وزٹ کیا، سی ایم کو بھیجا اور ہر منسٹر بار بار ادھر آیا، تو یہ ایک ثبوت ہے کہ اس سے پہلے چار چار پانچ پانچ سال حکومتیں آئیں، پرائم منسٹر بنے، گورنرز سی ایم بنے، ادھر کسی نے منسٹر اور سی ایم کو نہیں دیکھا، تو یہ ایک ثبوت ہے کہ خان صاحب ہمارے علاقے سے محبت کرتے ہیں اور وہ سنجیدہ بھی ہیں کہ اس علاقے کو ڈیویلپ کیا جائے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، ہمیں انتہا پسند کہا جاتا ہے، ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہ Extremist ہیں، آپ ہمیں پلیٹ فارم دیں، آپ ہمیں کالج دیں، یونیورسٹی دیں کہ ہم آپ کو ایک Exteamily talented وہاں سے ایچ آر Produce کریں، آپ ہمیں روزگار کے مواقع دیں، ہم آپ کو ایک Extreamily اچھے Entrepreneur دیں، آپ یقین کریں اگر ان دس سالوں میں وہاں پر آپ نے جو یقیناً ہوں گے، ہمارے پاس یونیورسٹیز بھی آئیں گی، کالجز بھی آئیں گے، ہاسپیٹلز میڈیکل کالجز بھی آئیں گے، ہمیں روزگار کے مواقع بھی Provide کئے جائیں گے، یہ یقین کریں کہ ہمارے ان اضلاع کے جو لوگ ہیں جو Youngsters ہیں وہ Extremely آپ کو Talented شکل میں نظر آئیں گے اور ہمارے ایکس فاٹا میں قدرتی ذخائز ہیں اور ہمارے علاقے میں کرم ایجنسی میں آپ یقین کریں کہ پہاڑوں پر پڑے ہوئے ہیں، اس میں مائننگ کی بھی ضرورت نہیں ہے، صرف پالیسی کی ضرورت ہے، اگر وہاں پر اچھی

پالیسی بنائی گئی تو وہاں پر نہ ٹنل کی ضرورت ہے نہ انوسٹمنٹ کی زیادہ ضرورت ہے، پوری دنیا کے انوسٹرز کی نظر ہے ادھر، آپ ان کو Facilitate کریں، بہت لمبی چوڑی پالیسیز بنائی جاتی ہیں، وہاں پر چھوٹا مسئلہ ہے، وہ یہ کہ آپ انوسٹرز کی انوسٹمنٹ کو Protect کریں اور لوکل قبائل کے رائٹس کو Protect کریں تو بیچ میں گورنمنٹ اگر آجاتی ہے تو ان دونوں کو پروٹیکشن مل جاتی ہے، تو نہ صرف ہمارے علاقے بلکہ وہ آمدن، وہ پیسے آپ کے ملک کی اکانومی کو Strengthen کریں گے۔ ہمارے پاس اتنے ذخائر ہیں جن کے استعمال سے غربت میں کمی ہوگی اور اس ملک کی اکانومی کو Strengthen کریں گے اور اس کے علاوہ میں اپنے علاقے کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس پانی کی کمی نہیں ہے اور ساتھ ہی ہمارے پاس ہزاروں ایکڑ بنجر زمین ہے، اگر ہم اس کا بندوبست کریں اور یہ پانی ہم ان زمینوں تک پہنچا دیں تو آپ یقین کریں ساٹھ ستر فیصد غربت اس سے کم ہو جائے گی۔ ہمارے پاس کمرشل فارمنگ کی کوئی Trend نہیں ہے لیکن ہماری زمین ہماری آب وہوا، وہاں کا آڑو اور وہاں کا سیب پاکستان میں کہیں ایسا جوسی اور میٹھا آڑو اور سیب ملتا ہی نہیں، نیوزی لینڈ کا کیا سیب ہوگا جو ہمارے پاڑہ چنار کا ہے لیکن وہاں پر کمرشل ٹرینڈ نہیں ہے، وہاں پر زمینوں کے لئے پانی نہیں ہے، تو یہ وہ چیزیں ہیں کہ جو معمولی پلاننگ سے بہت کم فنڈز سے لوگوں کی غربت کم ہو سکتی ہے بلکہ ختم ہو سکتی ہے اور پورے پاکستان کو ایسا فروٹ ملے گا کہ Imported fruit آپ کو کھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی، میں سر، اس امید کے ساتھ کہ یہ نئی شروعات ہیں، ایک نئی تاریخ ہے اور جو نیت ہے پورے ملک کی، پھر کے پی کے کی جو ہمارے ضم اضلاع سے باہر کے سیٹلڈ ایریاز ہیں تو مجھے امید ہے کہ یہ تاریخی دن ہے اور یہ ایک Step ہے ہماری ترقی کے لئے، ہماری خوشحالی کے لئے اور اچھی منصوبہ بندی اور اچھے فیصلے ہمیں اپنے خان صاحب، اپنے لیڈر محمود خان صاحب پر اور باقی آپ سب پر جو ہمارے قائدین ہیں، ہمیں اعتماد ہے، ہمیں یقین ہے کہ جس طرح آپ نے اپنی نیت Show کی ہے تو اسی طرح آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں گے، ہماری مدد کریں گے اور ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنی عوام کے لئے، اپنے علاقے کے لئے دن رات محنت کریں گے اور جتنا ہم سے ہو سکے

یہ ان کا قرض ہے ہم پر کہ ہم ان کے لئے محنت کریں، ان کے لئے خوشحالی اور ان کی ترقی کا بندوبست کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: پی کے 112، نارتھ وزیرستان II، مسٹر میر کلام خان۔

جناب میر کلام: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ د ټولو نه مخکښې سپیکر صاحب، تاسو ډیره مننه چې ماته د خبرو کولو موقع راکړه او د هغې نه پس دلته په دې تالار کښې ناست د حکومتی بنچونو نه زمونږ ورونړه او خویندې د اپوزیشن د بنچونو نه زمونږه ورونړه او خویندې او دلته په دې تالار کښې راغلی میلمانه د ټولو په اجازت ټولو ته مبارکی وایمه چې نن ډیره تاریخی ورځ ده چې مونږه هم د پښتنو په پایه تخت پیښور کښې د قبائلې اولس نمائندګی کوؤ او مونږه هم دلته د خپلو خلقو سره یو ځائې ناست یو۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، زه به بیا هم د خپلې حلقې د وزیر ستان د خلقو ډیره لویه شکریه ادا کوم، ډیره لویه مننه کومه د هغې خلقو چې په ډیرو سختو حالاتو کښې په بیلو بیلو حالاتو کښې بیا ئې هم زما ملګرتیا اوکړه او زه ئې تر دې ځائ پورې را اورسولم۔ قدرمند سپیکر صاحب، په داسې حالاتو کښې مونږه دلته راغلی یو چې هغې که زمونږه بدقسمتی ورته وائی او که زمونږه خوش قسمتی ورته وائ قدرمند سپیکر صاحب، زمونږه د وطن داسې حالات د هغوی چې هغې که د دنیا نورو خلقو ته د هغې حالاتو مونږه خبره اوکړو هغه به زمونږه سره اونه منی چې په یویشتمه صدئی کښې په داسې حالاتو کښې هم خلق وخت تیروې لکه په مونږه باندې چې دې یا داسې ژوند هم څوک تیروې لکه چې د وزیرستان خلق ئې تیروې۔ قدرمند سپیکر صاحب، بدقسمتئی سره په داسې حالاتو کښې مونږه راغلې یو صوبائی اسمبلئی ته چې زمونږه د وزیر ستان دوه منتخب نمائندګان محسن داوړ او علی وزیر صاحب چې د وزیرستان د خلقو په رائې باندې راغلې خلق دې، نن په جیل کښې پراته دې۔ قدرمند سپیکر صاحب، پروډکشن آرډر ورته نه ملاویږې، د بجټ په اجلاس کښې وزیرستان Absent وو سپیکر صاحب، نو په داسې حالاتو کښې چې زمونږ د وطن ډیرې لوئې مسئلې دی سپیکر صاحب، زمونږه د وطن ډیر تکړه ځوانان، ډیر تعلیم یافته ځوانان نن هم په

جیلونو کښې پراته دی، په مختلف کیسونو کښې سپیکر صاحب، زما به د ټولو نه مخکښې د ټولو نه وړاندې خواست دا وي چې که حکومتی ملگری دې په حکومتی بنچونو باندې ناست دې، که د اپوزیشن ملگری دې، ټولو ته به زما خواست دا وی چې دلته په پختونخوا وطن کښې یو داسې مسئله جوړه شوې ده چې روزانه زمونږه ځوانان جیلونو ته روان دې خو زه وایمه چې ټولې خبرې ټولې مسئلې به حل کوؤ او چې مونږ ټول سره کښینو او داسې لائحه عمل جوړ کړو چې زمونږه ځوانان هم په جیلونو کښې نه وي او حکومت ته هم دا گلې نه وي چې دوئ غلط کارکوی، د هغې د پاره به ټول ایوان ته زما خواست وی چې زمونږه ملگرتیا اوکړی۔ سپیکر صاحب، بل طرف ته قدرمند سپیکر صاحب، زمونږه د وزیرستان بیا سپیشل زما د حلقې د نن ورځې پورې شپاړلس خاندانونه په بهر اوسیږی، د وزیرستان د کډوالئ ژوند تیروی، په بکاخیله آئی ډی پیز کمیپ کښې د ملک په مختلفو علاقو کښې او زرگونه خاندانونه په افغانستان کښې اوسیږی نو سپیکر صاحب، زما به غوښتنه وی چې د هغې د پاره د دوئ د خوښې لارې پرانستلې شی او هلته چې د دوئ سره کوم سامانونه دی هغه هم دوئ د ځان سره راوړی او په وزیرستان کښې چې دوئی ته د سم ژوند تیراولو، د سر او مال تحفظ ورکړے شی او هلته دوئی ته کاروبارونه ورکړے شی چې هغه خلق خوشحاله ژوند اوکړی۔ قدرمند سپیکر صاحب، زمونږ د وزیرستان بازارونه کورونه مارکیټونه دکانونه جماعتونه حجرے ټولې ورانے کړے شوې دی، سپیکر صاحب، په داسې حالاتو کښې مونږه هلته ژوند کوؤ چې زمونږه خلق اوس هم په خیمو کښې اوسیږی، د یو کور چې ډیر په خوارئ ډیر په محنت جوړ کړے شوے وو د، یو یو یونیم کروړ روپو کور، اوس څلور لاکهه روپئ ورته ملاویږی سپیکر صاحب، د هغې په سروے کښې هم بیلې بیلې قصې راځې او بیل بیل مشکلاتو سره خلق مخامخ دې۔ قدرمند سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چونکہ Media is not around جو اسمبلی کا انفارمیشن سٹاف ہے، وہ ادھر سے اجلاس کی کوریج کو یقینی بنائے۔ جی۔

جناب میر کلام: قدر مند سپیکر صاحب، دلته د پرون راهسې د قبائلو د ننگ او د غیرت خبرې خو ډیرې اوشوې خو د قبائلو د بربادئ خبرې کمې اوشوې

سپیکر صاحب، مونږه ننګ هم لرو مونږه غیرت هم لرو، مونږه د دې ملک خلق یو، مونږه د قیامت د ورځې پورې پاکستان چلول غواړو خو قدرمند سپیکر صاحب، چې زمونږه هم د انسانانو حیثیت خو وی په دې ملک کښې چې مونږه ته هم د ملک د نورو انسانانو په رنګ اوکتلې شی۔ (تالیاں) قدرمند سپیکر صاحب، زمونږه په وطن باندې جنګ تیر شوے دے، جنګ بلا ده، جنګ تباهی ده، جنګ بربادی ده، نو زما به بیا ریکویسټ وی د حکومتی ملګرو نه، د اپوزیشن د ملګرو نه چې زمونږه سره به سپیشل زما سره به مرسته کوی، زمونږه علاقه برباده ده، زمونږه په وطن کښې ډیرې لوئې مسئلې دی، زمونږه د مارکیټونو د نن ورځې پورې معاوضې خلقو ته نه دی ملاؤ، زمونږه کاروبارونه ټول برباد دې، زمونږه د خلقو د پاره بیا سپیشل د وزیرستان د پاره د قبائلې ټول اولس، د پاره قدرمند سپیکر صاحب، داسې پروګرام به پکار وی چې هغه خلق هم نور د ملک د نورې حصې په رنګ ژوند تیر کړې۔ قدرمند سپیکر صاحب، ډیر وخت نه اخلم په اخره کښې به زه د قبائلې علاقې زمونږه د خوئندو خبره اوکړمه چې د هغې د پاره یو د ژوند د تیراولو داسې طریقه کار پکار ده چې هغه هم د دنیا د خلقو پشانتے ژوند تیر کړی، زمونږه خوئندو میاندو صرف ژړا لیدلې ده سپیکر صاحب، صرف ئې په خپل نازولو ورونړو او پلارونو ژړا کړې ده، په څلور دیوالونو کښې بند ناستې دی او د ژوند د سهولتونو نه محرومې دی۔ داسې به زه د ایجوکیشن خبره اوکړمه، زه به د هیلتهـ خبره اوکړمه او زمونږ سپیکر صاحب، په وزیرستان کښې یو ډیپارټمنټ هم داسې نه ده چې مونږ خبره اوکړو چې دا تسلی بخش کار کوی نو زمونږ ټولې مسئلې دی، زمونږ نیټ ورک نشته دے سپیکر صاحب، تاسو د پاره به د حیرانتیا خبره وی، زه چې د کومې علاقې نه راغلې یمه، زما په پورا تحصیل کښې نه پی ټی سی ایل ټیلیفون شته دے او نه موبائل نیټ ورک شته دے، زه چې کور ته لاړ شمه د چا سره ټیکسټ مسیج کومه د چا سره رابطه کول غواړمه زه به شپاړلس کلومیټره لرې ځمه او صرف به زه بابک صاحب ته دا اووایمه چې زه ژوندې یم، نو سپیکر صاحب، په داسې حالاتو کښې بیا زمونږ ډیرې لوئې مسئلې دی، د وطن دا تهری جی او فور جی خبره ملګری کوی، دا هر څه پکار

دی خو چې د ژوند بنیادی سهولیات مونږ ته اورسی۔ سپیکر صاحب، داسې حالات دی په قبائلی علاقه کښې چې مونږ دې ته حیران یو چې مونږ په کومه مسئله باندې د کوم ځائې نه خبرې شروع کړو او په کوم ځائې خبرې اوکړو؟ نو سپیکر صاحب زه په اخره کښې بیا د حکومتی بنچونو د ملګرو د اپوزیشن د ملګرو او ستا او دلته د ناستو خلقو د ټولو شکریه ادا کومه او زما په خبرو کښې داسې خبره که شوی وی چې د چا خاطر پرې دروند شوې وی، ما به قصداً نه وی کړې، جناب سپیکر صاحب، ټول به معافی راته کوئ، ډیره مننه، کور مو ودان۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔پی کے 113، ساؤتھ وزیرستان، حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ جناب سپیکر، معزز اراکین اسمبلی اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے قرآن مجید میں کہ "تم مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو خیر اور بھلائی میں وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔تعاون نہ کرو گناہ کے کاموں میں اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ" جناب سپیکر، آج کا دن اور کل کا دن اس لحاظ سے ایک تاریخی دن ہے کہ قبائلی اضلاع کو صوبائی اسمبلی میں نمائندگی مل گئی لیکن ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ اگر قومی اسمبلی سے اور سینیٹ سے قبائلی اضلاع کے ممبران کم کردیئے جائیں، این اے قومی اسمبلی میں بارہ کی بجائے چھ سیٹیں کردی جائیں جیسے کوشش ہے اور سینیٹ سے بھی ہماری حیثیت بالکل ختم کردی جائے تو میں یہ کہوں گا کہ قبائلی اضلاع پھر اسی طرح محرومی اور استحصال کا شکار ہو جائیں گے، لہذا قومی اسمبلی کی چھ سیٹیں بارہ کی بارہ سیٹیں اسی طرح برقرار رکھی جائیں، قومی اسمبلی سے بل پاس ہو چکا ہے، سینیٹ سے بھی پاس کردیا جائے اور اسی طرح سینیٹ کے اراکین بھی بحال ہو جائیں۔ ہمارا علاقہ انتہائی مسائل کا شکار ہے، میں کس کس مسئلے کو بیان کروں گا، میں تعلیم کے مسئلے کو بیان کروں، صحت کے مسئلے کو بیان کروں، روڈ کے مسئلے کو بیان، کروں پانی کے مسئلے کو بیان کروں، لینڈ مائنز کے مسئلے کو بیان کروں یا کوئی اور مسئلہ اٹھاؤں؟ ہم آپریشن کے شکار رہے، نو دس سال بارہ سال تک ہم آپریشن کے شکار رہے، اس میں ہمارے گھر اجڑ گئے، ہمارے سکول اجڑ گئے، ہمارے ہسپتال تباہ ہو گئے، لہذا میں ترتیب وار کچھ اپنے مسائل بیان کروں گا اور

مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ حکومت اور اسمبلی کے سب ارکان ہمارے ساتھ تعاون کریں گے ان شاء اللہ۔ سب سے پہلے جو بنیادی مسئلہ ہے ہمارے علاقے میں، وہ لینڈ مائنز کا مسئلہ ہے جس میں ہمارے سینکڑوں بچے مر گئے اور سینکڑوں بچے اس طرح ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ پاؤں سے محروم ہو گئے، وہ زندہ ہیں لیکن حقیقت میں وہ مردے ہیں، لہذا لینڈ مائنز کے مسئلے پر خصوصی توجہ دی جائے، لینڈ مائنز کی صفائی ہو جائے ساتھ ساتھ، وہ بچے وہ جوان جو اپنے ہاتھ اور پاؤں لینڈ مائنز کی وجہ سے کھو بیٹھے ہیں، ان کو مخصوص پیکج دیا جائے، ان کی نوکری کا بندوبست کر دیا جائے تاکہ ان کی پریشانی کا ازالہ ہو اور آئندہ کے لئے بھی کوئی لائحہ عمل طے ہو جائے تاکہ ہمارے اور جوان اور بچے بچ جائیں۔ اس کے ساتھ روڈ کا مسئلہ ہے، سینکڑوں میل ابھی بھی وہی پیدل سفر ہم کرتے ہیں، روڈ تک پہنچنے کے لئے، جب صبح ہماری گاڑی چلتی ہے تو ہم تہجد کے وقت اٹھتے ہیں تاکہ روڈ تک ہم پہنچ جائیں اور ہمیں گاڑی مل جائے لہذا روڈ کا مسئلہ، پھر اس میں سے خاص کچھ علاقے ہیں، ایک جنڈولہ سے کڑمہ بدر یہ ایک روڈ ہے جس سے بہت سارے علاقوں کے روڈ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ایک اور روڈ شوال مکین سے افغانستان تک، اس سے بہترین تجارت بھی ہو سکتی ہے، وزیرستان کے لوگوں کو تجارت کے مواقع مہیا ہو سکتے ہیں اور پھر قبائلی اضلاع میں خاصکر وزیرستان انتہائی آپریشن کا شکار رہا ہے تو جو دس ارب پیکج ہے، ہمیں اس کے علاوہ بھی پیکجز دیئے جائیں، اور ان کا استعمال بھی بہترین طریقے سے ہو۔ تعلیم کا مسئلہ ہے، سب سے پہلے تو یہ ہے کہ وہاں جو ہمارے سکول ہیں وہ تباہ حال ہیں، ان کی ابھی تک تعمیر نہیں ہوئی، اگر ایسے سکول ہیں، کہ تعمیر ہے لیکن اس میں ٹیچر نہیں ہیں، بچے نہیں آتے، ٹیچر جب نہیں ہوں گے تو بچے کیسے سکول آئیں گے، لہذا پہلے جو سکول ہیں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ وہاں ٹیچروں کی بحالی ہو، سکول کی تعمیر ہو۔ اس کے علاوہ نئے سکولوں کی تعمیر کو بھی یقینی بنایا جائے وزیرستان کے لئے یونیورسٹی کا بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ وزیرستان میں گومل یونیورسٹی کی ایک برانچ محسود ایریا میں قائم کر دی جائے۔ اس کے علاوہ موبائل نیٹ ورک جیسا کہ ہمارے دوسرے بھائی نے بھی بات کی کہ میں جس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں اس پوری تحصیل میں، اس کے علاوہ ہمارے وزیرستان محسود ایریا میں پانچ تحصیلیں ہیں، تقریباً سب میں موبائل نیٹ ورک کا مسئلہ ہے، بالکل ہمارا

یعنی موبائل کے ذریعے باقی دنیا کے ساتھ ہمارا رابطہ نہیں ہو سکتا۔اس کے علاوہ Damage houses fund کی صورت میں جو ہمارے گھر تباہ ہو چکے تھے ان کے لئے حکومت کی طرف سے خاص پیکج تھا چار لاکھ کی صورت میں جو کافی نہیں تھا، چار لاکھ کی صورت میں فنڈ ملتا تھا، وہ ابھی تقریباً سولہ ہزار Damage houses کے لئے یہ فنڈ آ چکا ہے، وہ وہاں بلاوجہ لوگوں سے روکا گیا ہے، یہ فنڈ نہیں ملتا، لہذا یہ جو Damage houses کے لئے فنڈ آیا ہے اس کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔اس کے علاوہ ہمارا بجلی کا مسئلہ ہے، بجلی بھی وہاں تقریباً پورے محسود ایریا میں بجلی نہ ہونے کے برابر ہے، گومل زام ڈیم قائم ہو گیا، اس میں وزیرستان کا کافی علاقہ صرف ہوا ہے لیکن اس کی بجلی پنجاب کو دی گئی ہے، ہمیں بجلی نہیں دی جا رہی، اس کے پہلے حقدار ہم ہیں، اس کی بجلی ہمیں دے دی جائے تاکہ بجلی کا مسئلہ حل ہو جائے۔ایک مسئلہ ہے، ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم ہیں، وہ بحال ابھی تک نہیں ہوئیں ہسپتالوں کا یہ حال ہے کہ بڑے بڑے ہسپتال جو وہاں موجود ہیں، ایک دو جو موجود ہیں، ان میں ہمیں کچھ بھی نہیں ملتا، ایک مرحم پٹی بھی وہاں سے ہمیں نہیں ملتی، لہذا پہلے سے جو ہسپتال اور ڈسپنسریز ہیں وہ بحال ہو جائیں اور نئے ہسپتالوں کے لئے بھی کوشش ہو۔اس کے علاوہ ہمارا وزیرستان ٹورسٹس کے لئے ٹورزم کے لئے ایک بہترین علاقہ ہے، تو میں گزارش کروں گا کہ وہاں ایسے۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Windup, please.

<u>حافظ عصام الدین:</u> مواقع پیدا کیے جائیں ٹورسٹس کے لئے، وہاں تعمیرات کر دی جائیں، وہاں کچھ ایسے بہترین سیر و تفریح کے مقامات تعمیر کیے جائیں، تو ان شاء اللہ وزیرستان میں امن کا مسئلہ بھی حل ہو گا اور وہاں تعمیر و ترقی کا مسئلہ بھی حل ہو گا، امن کا مسئلہ بھی ہمارا بڑا مسئلہ ہے تو اس کے لئے بھی میں گزارش کروں گا کہ امن کا مسئلہ بھی سیریس لیا جائے اور امن کے مسئلے میں ہمارے ساتھ تعاون کریں، آئے روز وہاں کرفیو ہوتا ہے، صبح جب لوگ بازار آتے ہیں تو تقریباً دس بجے تک کرفیو ہوتا ہے، اس بازار میں دکاندار کیا کرے گا جب وہ دس بجے دوکان پہنچے گا، مزدور جب دس بجے مزدوری کے لئے جائے گا تو وہ مزدوری کیا کرے گا، اپنے بچوں کو کھلانے کے لئے اس کے پاس کیا انتظام ہو گا؟ ہمارے اور بھی مسائل ہیں، یہ تو آج پہلا موقع تھا، ان شاء اللہ ہم اپنے مسائل بیان کرتے رہیں گے اور آپ سے امید ہے کہ ان شاء اللہ آپ

سب حضرات ہمارے مسائل حل کرنے کے لئے خصوصی توجہ دیں گے، میں اس امید کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ وآخر دعوانا عن الحمد اللہ رب العالمین۔

Mr. Speaker: Thank you very much, PK-111, North Waziristan, Mr. Muhammad Iqbal Khan.

(Applause)

جناب محمد اقبال خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب سپیکر صاحب، میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کروں، کم ہوگا کہ جس نے حالیہ الیکشن میں مجھے منتخب کیا۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، میں اپنے قائد جناب عمران خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے مجھ پر پورا اعتماد کر کے پارٹی کا ٹکٹ دیا، الحمد اللہ میں اپنے قائد کے اعتماد پر پورا اترا اور عوام نے بھی اعتماد کر کے مجھے منتخب کیا۔ محترم جناب سپیکر صاحب، اپنی قیادت کی پارٹی پالیسی کے مطابق اس فورم پر اپنے پسماندہ علاقے، مشکلات اور مصائب کے لئے آواز اٹھائیں گے ان شاء اللہ، جس میں امن وامان کے قیام کو مزید استحقام دینا ہے اور پی ٹی ایم کے چند گمراہ لوگوں نے موجودہ حکومت اور عسکری ادارے کے بارے میں گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رہا ہے، اس کا ازالہ کرنا ہے، جناب سپیکر، (تالیاں) اس کے علاوہ بے دخل متاثرین کے لئے موثر اقدامات کرنے ہیں، میں عمران خان اور پی ٹی آئی کی صوبائی قیادت خاصکر وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب کو بر وقت صوبائی انتخابات کے انعقاد پر خراج تحسین اور مبارک باد پیش کرتا ہوں، میں وزیر اعلیٰ کے ذریعے عمران خان اور آرمی چیف کو پیغام بھیجتا ہوں کہ کشمیر کے موجودہ حالات اور کشیدگی، ملک میں کشیدگی اور مودی کی حکومت کے ظلم اور بربریت پر پورا قبائلی خطہ اور خاص کر وزیرستان بہت ہی پریشان اور غمزدہ ہے اور لاکھوں کی تعداد میں قبائلی اور وزیرستانی بھارت کے خلاف لڑنے کے لئے بیتاب اور عمران خان کی کال کے انتظار میں ہیں، ہم ہندوستان کو وہ سبق سکھائیں گے جو ہندوستان کی تاریخ میں ایک المناک باب ہوگا، ان شاء اللہ۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ منسٹر فنانس، آپ کو بھیجا تھا ہم نے پریس کے ساتھیوں کو منانے کے لئے، مائیک کھولیں منسٹر صاحب کا۔

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ): جناب سپیکر، چونکہ مجھے پہلے ڈیٹیلز کا علم نہیں تھا اس Specific واقعہ کا تو میں نے اس کی تحقیق بھی کی، ہم نے اپنے میڈیا کے بھائیوں سے بات کی۔ جو ان کے ساتھ ہوا ہے، وہ تو واقعے کی وجہ سے آج پروٹیسٹ پہ ہیں اور میرے خیال میں اسمبلی کی پروسیڈنگز کا بائیکاٹ کر رہے ہیں لیکن میں گورنمنٹ کا Stance اس پہ کلیئر کرنا چاہتا ہوں، یہ بی آر ٹی میڈیا کی تنقید کے لئے یا ان کی انسپکشن کے لئے بالکل اوپن ہے، جیسے آپ نے کہا، ان کو Full right ہے کہ یہ اس کی انسپکشن کریں، اس پہ رپورٹ کریں، اس پر اگر ان کو اچھی باتیں لگتی ہیں وہ Identify کریں تنقید کریں، جو چیزیں صحیح نہیں ہوئیں وہ Identify کریں، جو ان کے ساتھ ہوا ہے میری Understanding کے مطابق جو وہ کہہ رہے ہیں کہ ان پر کنٹریکٹرز کی سیکورٹی نے جو تشدد کیا، اس پر گورنمنٹ ایکشن لے گی، ان کو اگر کوئی ایشو آرہا ہے، بالکل ان کو ایف آئی آر درج کرنے کا حق ہے، میری منسٹر لوکل گورنمنٹ سے بھی ابھی بات ہوئی ہے، اس پر گورنمنٹ کا Stance بالکل کلیئر ہے، ان کے لئے ڈی جی پی ڈی اے کے ساتھ بھی ٹائم رکھا ہوا ہے، چار بجے تاکہ اگر کوئی وہاں پر Misunderstanding ہو، اس کو کلیئر کیا جائے کیونکہ ہماری گورنمنٹ Freedom of information پر اور Freedom of media پر Believe کرتی ہے، ان کو یہ حق ہے اور یہ حق حاصل کرنے میں ہم ان کو سپورٹ کریں گے پوری طرح۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ اسمبلی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کو اسمبلی کا بائیکاٹ نہیں کرنا چاہیئے تھا، گورنمنٹ کا کرتے، تو ایشو ان کا ان کے ساتھ ہے اور یہ ایوان، We are not the government۔ پی کے 114، ساؤتھ وزیرستان 2، مسٹر نصیر اللہ خان The last speaker۔

(تالیاں)

جناب نصیر اللہ خان: الحمد اللہ و کفا صلواۃ و اسلام و علیٰ نبی مجتبیٰ، اما بعد فا اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر، سب سے پہلے میں اپنے حلقے کے تمام ووٹرز، سپورٹرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے آج اس ایوان میں مجھ جیسے ناچیز کو موقع دیا اور ان کے لئے Representation کے لئے ایک طاقت دی۔ پھر میں ان سب بیس ممبرز کو بھی ویلکم کرنا چاہتا ہوں پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے اس پارلیمنٹ میں اور جتنے بھی ہمارے ممبرز ہیں، یہاں

پر کیبنٹ ممبرز، گورنمنٹ بنچز پر بیٹھے ہوئے اور ہمارے جو اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوئے دوست ہیں، میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ یہاں تک پہنچتے پہنچتے قبائل کو یہ طاقت دینے میں سب پارٹیوں کا کردار تھا، سب پارٹیز ساتھ ملکر چلیں، ہمیں Main stream کرنے میں میں ان سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر! ساری اچھی اچھی باتیں ہمارے ممبران نے کر لی ہیں، سارے مسائل کو Highlight کر لیا، آج رونے کو بھی دل کر رہا ہے، ہنسنے کو بھی دل کر رہا ہے اور چیخنے کو بھی دل کر رہا، ہے کیوں؟ کیونکہ آج ہمیں آزادی محسوس ہوئی ہے، آج ہمیں یہ محسوس ہو رہا ہے کہ ہم ایک ایسے ایوان میں کھڑے ہیں جہاں ہم اپنے غریب عوام کے لئے آواز اٹھا سکیں۔ جناب سپیکر، جو کل کا دن تھا اس کو ہم تاریخی کہیں گے، آج کا دن بھی تاریخی ہے، اپوزیشن لیڈران کا ایک چھوٹا سا گلہ تھا، انہوں نے واک آوٹ کر لیا تھا، مجھے تھوڑا سا محسوس ہوا مجھے میرے دوست کا ایک شعر یاد آیا:

ے
چې ستا يم نه د بل يم — بيا زه څوک يم د چا خپل يم
ستا په بنار کښې بد ليدې شم — پيداوار د تور ځنګل يم
که هندو بريښنوی ستر ګې — محافظ بيا د کارګل يم
که روسيان پرې کوی قبضه — بيا شهيد پاس په کابل يم
شومه څوک اوبه د چا سکم — د کمر د ښنډې ګل يم
لوبوی مې قبائل يم — زه پاګل يم زه پاګل يم
چې هر چرته پيښنور شی — ذمه دار د هر غوبل يم
زه به خير يم ملا تړلې — بې منزله په مزل يم

(تالیاں)

تو مجھے اپوزیشن سے صرف یہ گلہ ہوا کہ پورا ایک سال آپ لوگوں کو ماشاء اللہ زیادہ ملا بلکہ ایک سال نہیں جب سے پاکستان بنا اور اس کے بعد جب سے یہ اسمبلی بنی، ماشاء اللہ آپ سب کو موقع ملتا رہا بولنے کا بار بار، اپنے ایشوز اٹھانے کا، ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ لوگ ہمیں تھوڑا سا زیادہ موقع دیں کہ اپنے مسائل آپ کو بتا سکیں کیونکہ ہماری سائڈ پر میڈیا نہیں تھا، میڈیا وہ چیز دکھا رہا تھا جو عام پشاور میں یا ڈی آئی خان میں روزمرہ ہوتے تھے، ہم وزیرستان کے Basic، ہم پورے قبائلی اضلاع کے Basic مسائل آپ کو بتانا چاہتے ہیں۔ سر! آج پھر ایک موقع ملا ہوا ہے اس اسمبلی کو، پاکستان کو، جس طریقے سے جرمنی میں برلن وال ویسٹ جرمنی اور ایسٹ جرمنی کے درمیان میں جو تھا، اس کو توڑا گیا، ایسٹ جرمنی کو پندرہ سال

تک "اپ لفٹ" کرنے کے لئے پوری کوشش ہوئی، آج پھر سے وہ تاریخ بن سکتی ہے، اور دنیا میں یہ مثال قائم ہو سکتی ہے، کہ قبائلی اضلاع کو پاکستان اور خیبر پختونخوا میں "اپ لفٹ" کیا گیا ہے اور سب سے بہترین ایک علاقہ بنایا گیا۔ جناب سپیکر! جو پندرہ سال جنگ کے گزرے ہیں، میں جب وزیرستان سے آ رہا تھا تو میں ان سب یتیم بچوں کا، ہر گھر میں یتیم ہے، اس جنگ کی وجہ سے، ہر گھر میں بیوہ ہے، میں ان یتیم بچوں کا سہارا بننا چاہتا ہوں میں ان بیواؤں بہنوں کا سہارا بننا چاہتا ہوں، لیکن کس طرح بنوں گا؟ وہ تب بنوں گا جب پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اور ہمارے اپوزیشن جتنے بھی ممبرز ہیں وہ سارے ہمارے ساتھ ملکر چلیں، مجھے یقین ہے کہ ہمارے فاٹا کے مسائل پر ان شاء اللہ تعالیٰ اپوزیشن کبھی بھی کوئی رکاوٹ نہیں بنے گی جو ہماری آنے والی نسلوں کے لئے مشکلات بن جائیں۔ باقی سارے مسائل تو آپ کو ان سب نے بتا دیئے، امن ہمارا سب سے پہلے ایک ڈیمانڈ ہے، امن بحال کرنے کے لئے ہماری جو پولیس ڈیپارٹمنٹ ہے اس کو جب تک ہم مضبوط نہیں کرتے تب تک امن بحال نہیں ہو سکتا، جب تک ہم جوڈیشری نہیں لے کر جاتے تب تک امن بحال نہیں ہو سکتا۔ سر! ان چیزوں پر ہم لوگوں نے سوچنا ہے، ہمارے یہاں کیا ہو رہا ہے؟ ہمارے ہاں یہ ہو رہا ہے کہ ڈائریکٹ واپڈا والوں نے بجلی بند کر دی کہ سب سے پہلے آپ میٹر لگائیں، کیا ہم نے سب کچھ بنالیا، صرف ایک میٹر رہ گیا ہے جو ہم لوگوں کو لگانا باقی ہے؟ (تالیاں) ہماری ایجوکیشن، جتنے بھی ادارے ہیں زیرو ہیں، جو ادارے فنکشنل ہیں ان میں بھی سٹاف نہیں ہے، اس میں کمی ہے، تو آج ہمارے غریب بچوں کے پاس کوئی مواقع نہیں ہیں، ہم پرائیویٹ سکولز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، ہماری جو نئی نسل ہے، ہمارے ہیلتھ کے حالات بہت خراب ہیں، نوے فیصد ہماری فیمیل ایجوکیشن زیرو ہے کیونکہ نوے فیصد جو ہماری بچیاں ہیں وہ آج تعلیم سے محروم ہیں، تو ہمیں سر، سب سے پہلے، ہم لوگوں نے قوم بننا ہے، اگر ہم لوگوں نے قبائل کو اٹھانا ہے تو سب سے پہلے ہم نے اپنے چھوٹے بچوں کے اوپر Invest کرنا ہے۔ میں آپ کو ایک اور چیز بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ساؤتھ وزیرستان کے لئے 19-2018 کی اے ڈی پی میں ایجوکیشن کے لئے سینتالیس کروڑ کا فنڈ آیا تھا، آج اس دفعہ پورے قبائل کے لئے صرف پچاس کروڑ ہے، مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ ہمارے آنے والے جو فنڈز ہیں وہ کس طریقے سے خرچ ہوں گے؟ جس طریقے سے آپ لوگوں نے جو دو چار دن پہلے جو کیبنٹ میٹنگ تھی اس میں آپ لوگوں نے ایف ڈی اے کو بھی ختم کیا، ایف ڈی اے ایک واحد ادارہ تھا، ایک واحد اتھارٹی تھی جو صرف قبائل میں کام کر رہی تھی، اس کی جو ریسرچ تھی، وہ Completely قبائل کے اوپر تھی، آج ہم

لوگوں نے ختم کیا، ٹھیک ہے ہمارے صوبے کے منسٹرز کے انڈر ہونا چاہیئے، جتنے بھی اس میں ڈیپارٹمنٹس تھے لیکن سر، ہمارے قبائل کا جو پیسہ ہے، ہمارے قبائل کے جو فنڈز ہیں، اور ہمارے قبائل کے لئے ایک اتھارٹی ہونی چاہیئے۔ درانی صاحب ہمارے مشر ہیں، درانی صاحب نے پہلے بات کی کہ سارے فنڈز ان کو نہ دیں، کچھ ہمیں بھی دیں، تو درانی صاحب! قرآن میں لکھا ہوا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ کہ جو حقدار ہے اس کو اپنا حق پہنچائیں، تو مجھے یقین ہے کہ ہماری حکومت اس پر بہت سوچے گی، ہماری جو یوتھ ہے، ہماری یوتھ Deject ہو چکی ہے، ہماری یوتھ مایوس ہو چکی ہے، اس گورنمنٹ سے نہیں سر، پورے سسٹم سے مایوس ہو چکی ہے، آج وہ احتجاج کرنے پر نکل آئے ہیں، وہ روڈوں کو بند کر رہے ہیں، آج وہ ہر پلیٹ فارم پر چیخ رہے ہیں، ایک بغاوت کی آوازیں چل رہی ہیں، سر، ان یوتھ کو واپس اپنے Track پر لے کر آنا ہے، پاکستان تحریک انصاف میں تقریباً ستر فیصد یوتھ ہے، ہمیں سر، ان کو واپس بحال کرنا ہے، یہ گورنمنٹ کر سکتی ہے، ان کو توجہ دے کر ان کی بات کو سن کر، کیونکہ جب تک ہم لوگ ان چیزوں کو Highlight نہیں کریں گے تو ہمارے لوکل مسائل کبھی بھی حل نہیں ہوں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری پی ٹی آئی نے جتنے بھی وعدے کئے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ وہ پورے کرنے کی کوشش کرے گی، رہ گئی بات سر، گومل زام ڈیم کی، حافظ صاحب نے بات کی عصام الدین صاحب نے تو سر، گومل زام ڈیم مشرف کے دور میں، جب مشرف صاحب آئے تھے، وہاں پر تو پوری قوم نے ان کو یہ کہا کہ جی یہ زمین آپ کو ہم فری میں دے رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ یہاں سے جتنی بجلی بنے گی۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Windup, please.

<u>جناب نصیر اللہ خان</u>: سر، ہمیں تھوڑا سا زیادہ ٹائم دیا کریں، ہم بہت دور سے آتے ہیں سر، ہمیں تھوڑا سا ٹائم زیادہ چاہیئے سر، تو گومل زام ڈیم کی زمین ہم لوگوں نے مفت دی حکومت کو، اس لئے اگر بجلی اس میں سے Produce نہیں ہو رہی Water reserve اتنا بڑا ہے کہ آپ کے پورے ڈسٹرکٹ ٹانک اور ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان کو وہ Facilitate کر رہا ہے لیکن سر، ہماری سائڈ پر کیا ہو رہا ہے، ہماری سائڈ پر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، ہمارا آج بھی سیب، ہمارا آج بھی آڑو، یہ ڈیزل سے بنتا ہے، تو میں آپ سے یہ امید کرتا ہوں، محب اللہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ ایگریکلچر میں زیادہ سے زیادہ Investment چاہیئے۔ کشمیر پاکستان کی ایک عزت بن چکا ہے، کشمیری ہمارے بھائی ہیں، اس دفعہ ایک قاتل وزیر اعظم مودی جو انڈیا میں مسلمانوں کے ساتھ ظلم کر رہا ہے، جو کشمیر میں بھی کر رہا ہے، اس کو ایک عربی اونٹ نے، عربی اونٹ

اس کو ایک پیس انہوں نے دیا تو ہم لوگ کیوں اتنا پریشان ہیں؟ ان لوگوں کو تب پریشان کریں گے جب ہمارا گوادر بنے گا کیونکہ ان لوگوں کو یہ پریشانی ہے کہ ان کا گوادر بنے گا تو ہمارا دو بئی، ہمارے امارات سب ختم ہو جائیں گے، ہمارے لوگ واپس آئیں گے، تو آج مودی صاحب کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں سر، آج پھر قبائل ان شاء اللہ تیار ہیں، ااس جنگ میں لڑیں گے لیکن زمین کے ٹکڑے کے لئے نہیں اس دفعہ اسلام کو بچانے کے لئے، اس دفعہ ان مسلمان بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہونے کے لئے لڑیں گے ان شاء اللہ، سارے قبائل جہاں پر بھی ضرورت پڑی اس ملک کو ان شاء اللہ ہم ساتھ کھڑے ہوں گے لیکن سر، آپ لوگوں کی طرف سے، حکومت کی طرف سے اشارہ ہوا ان شاء اللہ تعالیٰ، یہ نہیں کہ صرف قبائل، ہم سب مل کر جائیں گے، اور اسلام کو بچانے کی کوشش کریں گے۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں، سب پارلیمنٹیریز کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں، میری کیسی باتیں تھیں، آپ لوگوں نے برداشت کیں، میرے منہ سے اگر کوئی غلط بات نکلی ہو، میں معافی چاہتا ہوں، ان شاء اللہ سر، آپ لوگوں سے یہ توقعات ہیں کہ آپ لوگ ہماری بات کو آگے لے کر جائیں گے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو ویری مچ۔ دو چھوٹے آئٹمز ہیں لیجسلیشن کے، ایک ٹیبل کرنا ہے اور ایک میں امنڈمنٹ نہیں ہے اس کو پاس کر کے پھر ہم آپ کی طرف آجاتے ہیں Only five minutes۔

مسودہ قانون (تنسیخ) بابت خیبر پختونخوا رزمک کیڈٹ کالج ریگولرائزیشن مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 8. Introduction of Khyber Pakhtunkhwa, Razmak Cadet College Regularization (Repeal) Bill, 2019, in the House. Mr. Bangash Sahib, to please move.

<u>Mr. Zia Ullah Khan (Advisor To CM)</u>: I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Razmak Cadet College Regularization Bill, 2019, in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> The Bill stands introduced.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 9 and 10: Consideration of the National Disaster Management Khyber Pakhunkhwa, (Aamendment) Bill, 2019: Advisor to Chief Minister for Education, please move that the National Disaster Management, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

Advisor to Chief Minister (Elementry and Secondary Education): I intend to move that the National Disaster Management, Khyber Pakhunkhwa (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the National Disaster Management, Khyber Pakhunkhwa (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once?.Those who are in favour of it may say "Yes" and those against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clauses 1 to 3 of the Bill: Seince no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10, Passage Stage: The Advisor to Chief Minister for Elementary & Secondary Education, to please move that the National Disaster Management, Khyber Pakhunkhwa (Amendment) Bill 2019 may be passed.
Advisor to Chief Minister (Elementary and Secondary Education): I intend to move that the National Disaster Management, Khyber Pakhunkhwa (Amendment) Bill, 2019 may be passed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the National Disaster Management, Khyber Pakhunkhwa (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it, the Bill is Passed.

بس اتنی سی بات تھی، ایک ایڈیشنل ایجنڈا ہے، رپورٹ Lay کرنی ہے۔

Mr. Speaker: Item No. 10: Mr. Taj Muhammad Khan Tarand, Chairman Standing Committee No. 26, on Elementary and Secondary Education Department, to please move for

جناب سردار حسین: سر، اس کا طریقہ ایسا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ رپورٹ Lay کریں۔

جناب سردار حسین: سر، ایک منٹ مجھے دیں، مجھے ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: بس اس کے بعد آ جائیں آپ، رپورٹ کو چھوڑ دیتے ہیں، ہم ایجنڈے پر آ جاتے ہیں۔

جناب سردار حسین: یہ تو کوئی طریقہ نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چھوڑ دیتے ہیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ۔

جناب سپیکر: ابھی ایسا کریں بابک صاحب، ان کی سپیچز تو ختم ہو گئی ہیں، اب پارلیمنٹری لیڈرز پہلے بولیں گے، آپ بولیں اور ساتھ ہی کشمیر پر بھی بات کر لیں، دونوں باتیں ایک ساتھ کر لیں، ان کو جو آپ مبارکباد دیتے ہیں، All the Parliamentary leaders please اور ساتھ کشمیر۔ جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں پشتو میں ویلکم کروں گا لیکن دو تین باتیں ایسی ہیں، آپ کو زبان کا مسئلہ ہے تو میں آپ کے لئے اردو میں بولنا چاہوں گا۔ جناب سپیکر، کل کا دن اور آج کا دن تاریخی دن ہے اور جناب سپیکر، کل میں نے اسی لئے ریکویسٹ کی کہ باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک میں یہاں پر گیلریز میں دیکھ رہا تھا کہ ہمارے سابق سینیٹرز، ایم این ایز اور ہمارے بڑے معتبر اور محترم مشران یہاں پر آئے تھے اور ہم اس موقع کا بھی فائدہ اٹھانا چاہ رہے تھے اور ہم اس موقع سے بھی فائدہ اٹھانا چاہ رہے تھے کہ یہاں پر ہمارے چیف ایگزیکٹیو صاحب آئے تھے اور ہم سب کو یہ معلوم ہے جناب سپیکر، کہ باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک لوگوں نے جو مصیبتیں جو تکالیف جو نقصانات برداشت کئے ہیں، میرے خیال میں دنیا کی تاریخ میں، شاید کوئی خطہ یا کوئی بیلٹ ایسا ہو جناب سپیکر، ہم اسی کرسی سے توقع رکھتے ہیں، باوجود اس کے کہ ہمیشہ جانبداری ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی جناب سپیکر، ہماری توقع یہی رہتی ہے کہ آپ اسمبلی میں جب آپ اسی کرسی پر بیٹھتے ہیں، جب آپ یہ گاؤن پہنتے ہیں اور حلف آپ نے اٹھایا ہے، ہمارے ذہن میں یہی ہوتا ہے جناب سپیکر، کہ آپ اسی اسمبلی میں حکومت اور اپوزیشن میں فرق نہیں کرتے، آپ اسمبلی کو دیکھیں گے لیکن جناب سپیکر، کل یہ غلطی ہوئی، جانبداری ہوئی، میں فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں اور یہ تاثر بھی چلا گیا کہ خدانخواستہ یہاں پر انفارمیشن منسٹر نے کہا کہ ہم نے Historical

day کو Politicize بنایا ہے، ایسا نہیں تھا، ہونا تو اس طرح چاہیئے تھا جناب سپیکر، کہ آپ لیڈر آف دی اپوزیشن کو موقع دیتے، وہ ویلکم کرتے اور وہ نئے اضلاع کی مشکلات اور مسائل پر بات کرتے، پھر آپ پارلیمانی لیڈرز کو موقع دیتے، تاکہ ہم ان کو ویلکم کرتے اور Newly merged districts کے علاقوں کے مسائل پر ایک ایک کر کے بات کرتے اور وزیر اعلیٰ صاحب سے توقع رکھتے کہ جو نئے ممبران آج آئے ہیں وہ ان کی حوصلہ افزائی کریں، وہ ان کے لئے اعلانات کریں یا جو وہ مناسب سمجھتے جناب سپیکر، آپ نے ایسا نہیں کیا، اتنا بڑا ہجوم آیا تھا اور کل آپ نے سپیکر کا کردار ادا نہیں کیا، کل آپ نے پی ٹی آئی کے ایک کارکن کا کردار ادا کیا، آپ نے وہ ہجوم وزیر اعلیٰ صاحب کو دیا، ہونا تو پھر یہ چاہیئے تھا کہ کل سے نئے اضلاع کا ایک ایک ممبر اپنے علاقوں کا ایک ایک مسئلہ بیان کر رہا ہے، وزیر اعلیٰ کو آج ادھر بیٹھنا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، سپیکر کو You can't dictate، میں نے ایک ترتیب بنائی تھی اور اس کے مطابق۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: I am not dictating، میں Dictate نہیں کرتا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کل میں آپ کو موقع دے دیتا تو پھر یہ سارے سپیچز نہیں کر سکتے تھے، So, my job, let me do; you do your job, please

جناب سردار حسین: آپ برا نہ مانیں جناب سپیکر، آپ برا نہ مانیں، آپ نے مجھے فلور دیا ہے، مجھے پتہ ہے کہ مجھے کیا کہنا ہے؟

جناب سپیکر: I am impartial here اور میں نے زیادہ وقت، اور ہمیشہ اپوزیشن کو اہمیت دی ہے۔

جناب سردار حسین: مجھے امید ہے اس کے باوجود بھی مجھے امید ہے جناب سپیکر، میں جانتا ہوں کہ میں نے کیا کرنا ہے اور میں نے کیا کہنا ہے، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں بھی جانتا ہوں کہ میں نے کیا کہنا ہے اور کیا کرنا ہے؟ پلیز، اپنی حد تک رہیں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: لیکن جہاں پر آپ جانبداری کا مظاہرہ کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری حد میں نہ آئیں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: فلور آف دی ہاؤس ہم یہ ریکارڈ پر لائیں گے جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، اپنے مطابق چلیں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: I know، مجھے پتہ ہے۔

جناب سپیکر: But you can't dictate me کہ میں نے کیا کرنا ہے اور کس کو پہلے موقع دینا ہے؟ This is up to me, to whom I will give the first chance, and I am running according to the law.

Mr. Sardar Hussain: I know but according the Constitution.

Mr. Speaker: Where the Leader of the House says that I want to speak, I will have to give him time at once, then the Leader of the Opposition will say, give me, the time, I will give him the time at once, but wherever the Parliamentary Leaders are concerned, I will give them one after each other. Please, you continue.

جناب سردار حسین: میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ یہ آپ کی Discretion نہیں ہے، یہ آپ کی ہے لیکن مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں یہ کہوں کہ آپ نے اپنے اختیار کا کل جانبدارانہ استعمال کیا، یہ اختیار مجھے ہے۔

جناب سپیکر: Today, Floor is with you. آج آپ خوب بات کریں گے۔

قبائلی علاقہ جات کے انضمام و مقبوضہ کشمیر کی حیثیت میں تبدیلی پر بحث

جناب سردار حسین: یہ اختیار مجھے ہے کہ میں فلور آف دی ہاؤس یہ کہوں کہ آپ نے اپنے اختیار کا کل جانبدارانہ استعمال کیا ہے۔ جناب سپیکر، زه ډیر په معذرت سره حقیقت هم دا دے چې دا ډیره زیاته تاریخی ورځ ده، د دې انضمام د پاره په پاکستان کښې د دوه جماعتونو نه علاوه، دا که پی ټی آئی ده، دا که مسلم لیگ دے، دا که جماعت اسلامی ده، دا که اے این پی ده، دا که قومی وطن پارټی ده، مونږ ټولو په شریکه جنګ کړے دے جناب سپیکر، پیپلز پارټی، د دوؤ پارټو نه علاوه ټولو پارټو ډیر لوئې جنګ کړے دے، ډیر لوئې جدو جهد ئې کړے دے جناب سپیکر، او دا انضمام نن یقینی دے جناب سپیکر، دا بیا ډیره لویه بد قسمتی ده چې دا زمونږ نو منتخب ممبران صاحبان، یوکال په هغې کښې ضائع شو، یو کال جناب سپیکر، مونږه او تاسو په دې پوهیږو چې کله د الیکشن اعلان اوشو، هغه تاریخ هم وروستو کوه، چې کله د نوو ضلعو د سیټونو د تعداد د اضافې خبره راغله، دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې د قامی اسمبلئی نه هغه بل پاس شو، هغه ټول سیاسی مذهبی جماعتونه چې په قامی اسمبلئی کښې ناست وو، متفقه ئې د ټولو د نوو ضلعو په سیټونو کښې د اضافې بل پاس کړو او هغه ټول

سیاسی مذهبی جماعتونه په سینیټ کښې ناست وو، نن هم هغه بل په سینیټ کښې هغه Hanged دے او هغه بانډه دے جناب سپیکر، او دا ډیره لویه المیه ده جناب سپیکر، زه هغه تفصیل کښې بیا نه ځمه خو پکار دا وه د نوے ضلعو د ممبرانو د انتخاب پکار دا وه چې حکومت تاسو اجلاس رابللے وے، دا اجلاس اپوزیشن را اوبللو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، نن چې کومې مسئلې د باجوړ نه واخلے تر هغه وزیرستانه پورې پرتې دی، مونږ خو دلته بیا هغه نوو ضلعو ته دا خبره کوو چې را پاڅئی کشمیر به ګټو، را پاڅئی په ہندوستان به ورځو، دا ښه خبره ده، ضرورت د خدائے نه راولی چې مونږ په هندوستان ورشو، ضروت د خدائے د جنګونو نه راولی، یوازے به هغه خلق نه را پاڅی، ټول پاکستان به را پاڅی، خو دا خبره ډیره اهمه ده چې دا نن پکار دا وه چې دلته وزیر اعلیٰ صاحب ناست وے، هغوې له تاسو پیکیج ورکوئ، په این ایف سی ایوارډ کښې ورله درې پرسنټه ورکوئ، دا به ورله کله ورکوئ، د دې پته نه لګی، کال اوشو د این ایف سی ایوارډ اجراء نه کیږی جناب سپیکر، د دې نوو ضلعو د ټولو نه اولنئی مسئله د شمارے ده دا د مردم شمارئ ده، دا تاسو اوګورئ په هغه باجوړ کښې په لکهونو خلق دے، په لکهونو، چې کله خبره اندراج ته راغله، کله خبره شمیرې ته راغله، کله خبره سرکاری اندراج ته راغله، هغه نیم په نیمه کم شو، د مهمندو خلق کم شو، د خیبر خلق کم شو، د کرمې او د اورکزو خلق کم شو، د شمالی او د جنوبی وزیرستان خلق په شماره کښې کم شو، لهذا مونږ د دې فلور نه دا مطالبه کوؤ چې تقسیم د وسائلو د این ایف سی ایوارډ په هغې کښې د شمارې لویه برخه ده، لهذا دا شماره غلطه ده، دا شماره کمه درج شوې ده په دې نوو ضلعو کښې دې په مردم شمارئ باندې نظر ثانی اوشی او دا شماره د برابر شی۔ جناب سپیکر، نن تاسو اوګورئ دلته میر کلام پاڅیدو د وزیرستان، نصیراللہ پاڅیدو، بل ملګرے پاڅیدو، مولانا صاحب پاڅیدو، دا د موبائل سهولت خو نن د پاکستان په ګټ ګټ کښې دے، دا د انټر نیټ سهولت خو نن په ګټ ګټ کښې دے، دا خو د پاکستان د ریاست نه ډیر لوے سوال دے، دا خو د پاکستان د ریاست په کارګذارئ ډیر لوئې سوالیه نشان دے چې آیا دا پښتانه دا مسلمانان، دا جنګ وهلی علاقه، دا دهشت زده

علاقه، دا کورونه ئې وران، دا مارکیټونه وران، جناب سپیکر، دا فوری طور باندې دا د موبائل د پی ټی سی ایل او د انټر نیټ سهولت چې دے دا په هنګامی توګه باندې دې نوو ضلعو ته جناب سپیکر، دا ورکول پکار دی۔ جناب سپیکر، دلته نن هم د مائینز مسئله پرته ده، مونږ روزانه ګورو چې کله ماشومان بې ګناه شهیدان کیږی، زخمیان کیږی، قتل کیږی، دا د مائینز مسئله په جنګی بنیادونو په هنګامی توګه باندې دا مسئله حل کول غواړی۔ جناب سپیکر، دلته خبره اوشوه تاسو اوګورئ چې د هغه جنوبی وزیرستان نه ئې راواخلو د کانونه وران د خلقو، مارکیټونه وران د خلقو، بازارونه وران د خلقو، کورونه وران د خلقو، مونږ خو په پی ایس ډی پی کښې دا کتلی وو چې په پاکستان کښې به پنځوس لکهه نوی کورونه جوړیږی، او خدائے د جوړ کړی، د اپوزیشن نه چې څومره تعاون پکار وی په دې پنځوس لکهو کورونو کښې به مونږ تعاون کوؤ خو مونږ نن تپوس کوؤ چې دا کوم ذاتی املاکو ته تاوان د اربونو نه د کهربونو رسیدلې دے، دا تاوان به د هندوستان حکومت ورکوی که دا تاوان به د پاکستان حکومت ورکوی؟ نو چې د پاکستان حکومت ئې ورکوی او په بجټ کښې نه وی Reflect نو جناب سپیکر، دا به د کوم ځائې نه ورکوی؟ پکار دا ده چې دا ذاتی املاکو ته د نوو ضلعو د خلقو څومره تاوان رسیدلې دے دا په بجټ کښې Reflect شی او دا هغه خلقو ته جناب سپیکر، دا هلته ملاؤ شی۔ جناب سپیکر، اهمه خبره او دلته زما یو ورور خبره اوکړه او ډیره ټهیک ټاک نشاندهی ئې اوکړه په دې باید چې د نوو ضلعو نوو منتخب ممبران دا که د پی ټی آئی سره تعلق ساتی، دا که د هرې پارټئی سره تعلق ساتی، دا ډیره زیاته اهمه خبره ده چې د پارټو نه بالا تر دا کوم فنډ چې دے، دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې نن دا نوې ضلعې د پختونخوا برخه ده، په سوات کښې، په بونیر کښې، په شانګله کښې، په پیښور کښې، نوښار چارسده صوابئی کښې خو به دا کار که د ایریګیشن ډیپارټمنټ وی خو ایریګیشن به ئې کوی، که د سی اینډ ډبلیو کار وی خو سی اینډ ډبلیو به ئې کوی، که د پبلک هیلتهه کاروی خو پبلک هیلتهه به ئې کوی او په دې نوې ضلعو کښې به ئې سیکیورټی فورسسز کوی، کله به ئې فوج کوی او کله به ئې پولیس کوی او کله

به ئې لیوی کوی؟ نو دا به څنګه کار وی، او دا ولې؟ وجه د دې څه خاص وجه؟ پکار دا ده چې په فلور آف دی هاؤس باندې د دې خبرې وضاحت اوشی چې دا سلوک، دا چې سیکورټی فورس ته ورکوی چې ته هلته پل جوړوه، ته هلته کالج جوړوه او ته هلته روډ جوړوه، دا خو د هغوی کار نه دے جناب سپیکر، په دې باندې تحفظات دی، لهذا چې څومره سختئی څومره تکلیفونه څومره نقصانات د نوو ضلعو خلقو تیر کړی دی، دا هغې نه پس هم هغوې پخپله د هغې اظهار اوکړو او مونږ ترینه خبر یو چې تر اوسه پورې کوم فنډ راغلې دے هغه بره بره تقسیم شوے دے، لاندې هغه د ترقئی عمل چه دے، عامو خلقو ته، عام اولس ته جناب سپیکر، هغه نه رسی، پکار دا ده جناب سپیکر، چې کوم طریقه کار په دې صوبه کښې دے، دا اوس د صوبې برخه شوه چې هغه ممبران چې څنګه ډیډیک کمیټئی چیئرمینان جوړیږی چې هغه ټول اختیار چې دے هغه منتخبو ممبرانو ته ورکړی، چې لاندې اولس ته د هغې ثمرات او رسی او د هغې ترقیاتی عمل او د هغې نتائج او د هغې فوائد او د هغې نه خلق استفاده اوکړی۔ جناب سپیکر، مونږ په دې خبره هم ډیر زیات حیران یو، دنیا ته وایو چې مونږ دهشت ګردی ختمه کړه، دا د وزیرستان ممبران ناست دی، نن په کهلاؤ توګه باندې دا Good طالبان چې دی دا هلته کښې ګرځی دا Good طالبان په وزیرستان کښې کهلاؤ ګرځی کهلاؤ، دا ولے ګرځی؟ دا خو دې ریاست کښې خو ایټم بم دے، دا ئې څه له ساتلی دی؟ دلته خو مونږ ټیکسونه ورکوؤ، د محافظې د پاره او د سیکورټی د پاره خو فوج دے، پولیس دے، رینجرز دی، لیوی ده، خاصه دار دی، نور فورسز دی۔ جناب سپیکر، دا خو اوس په کهلاؤ توګه باندې، ما له هم طالبانو خط راکړے دے چې ته ځان ساته، ما ته هم وائی، بل ته هم وائی، بل ته هم وائی، جناب سپیکر، د هغه نوو ضلعو او بیا د هغه دوه دریو ضلعو د ټولو نه مهمه خبره جناب سپیکر، هغه دا ده چې دا مونږ Insure کړو جناب سپیکر، چې دا خلق د چا په ایما باندې د غلته پراته دی او د غلته ګرځی او د غلته دهمکئی ورکوی او دغلته بهتې راغونډ وی؟ مونږ خو دلته دا خبره کوؤ، چې په هندوستان به ورځمه، په دهلی به ورځمه، په لکهنو به ورځمه، په لال قلعه باندې به دا سبز هلالی جهنډا لګومه خو اول خو چې د خپل جماعت غم

اوکړو، د خپل بازار غم اوکړو، د خپل سیټیزن غم اوکړو چې هغوی له تحفظ ورکړو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دا ډیره زیاته مهمه خبره ده او پکار دا ده چې حکومت په دې باندې نوټس واخلی او هغه خلقو ته تحفظ ورکړی جناب سپیکر، چې نن هم هغوې ناکی لګولی دی او مونږ خو بیا دا واوریدل چې په بعضې بعضې علاقو کښې د بهر نه خلق نه راځی ولی دا ''نو ګو ایریا'' ده، دا ''ریډ زون'' دے؟ دلته به ولی خلق نه راځی، جناب سپیکر، د نوی ضلعو بله اهمه خبره د هغې ځائې معدنیات دی چې د کومو ذکر اوشو، په دې معدنیاتو باندې د بهر نه خلقو قبضه کړې ده، دلته زمونږه د باجوړ مشران ناست دی او ممبران د مومندو هم ناست دی دا Nipride، دا قیمتی د سونے نه او د زمردو نه قیمتی معدنیات په دې چا قبضه کړی ده، پکار دا ده دا د پختونخوا برخه شوه او چې په کهلاؤ توګه زه د نوی ممبرانو نه چې دا ځوانان دی، د ډیرې ښه جذبی سره ان شاء الله دې پارلیمان، دې اسمبلئ ته راغلی دی، د دوئ تعلق که د هرې پارټئ سره دے، ټولو ته بیا بیا مبارک شه خو دا د پښتنو وسائل دی، د دې پښتنو په وسائلو باندې که د بهر نه 'ډائریکټ' او 'ان ډائریکټ' قبضه شوی ده، ان شاء الله ان شاء الله د خپلو علاقو وکالت او نمائندګی به یوازې تاسو نه کوئ دا باور درکومه ان شاء الله چې عوامی نیشنل پارټی به د ټولی دنیا نه مخکښې ستاسو وکالت کوئ که خیر وی۔ (تالیاں) او زه بخښنه غواړمه سپیکر صاحب، اوس لاړو، دے بیا خفه شی زما نه، پرون چې هغه ما له موقع نه راکوله، هغه ته پته وه چې دومره لوئې هجوم دے، دې به څه وائی نو ځکه ئې ما له موقع رانکړه، نو دا داسی خبره نه وه، خبره دا وه چې څو پورې، تاسو زمونږ ورونړه یئ، تاسو پښتانه یئ اویا کاله درې اویا کاله که په جغرافیائی توګه باندې نوې ضلعی د پاکستان برخه وه، په انتظامی او آئینی توګه باندې دا برخه نه وه، دا ظلم وو، دا د ظلم د پاسه ظلم وو خو دا هم تاریخ دے، دا تاریخ دے چې د پاکستان په سیاسی چوکاټ کښې دننه لاړ شئ، نن هم د عوامی نیشنل پارټئ آئین راواخلئ نو څلویښت کاله او پنځوس کاله مخکښې دغه نوې ضلعې مونږ د پښتونخوا نه بیلی نه وې ګرځولی، دا مونږه یوه پښتونخوا بللی وه، ددې د عوامی نیشنل پارټئ آئین هم ګواه دے او ددې تاریخ

گواه دے ان شاء اللّٰہ کہ خیر وی زہ تاسو لہ باور درکومہ ان شاء اللّٰہ کہ خیر وی دلتہ میر کلام خبرہ اوکڑہ، دلتہ منسٹر صاحب جواب ورکڑو او زہ دا منم چې د علی وزیر او د محسن داوړ تعلق د دې اسمبلئ سرہ نہ دے خو پښتانہ خو دی کنہ، زہ تنقید نہ کوم، زہ خوشحالہ یمہ چې شہباز شریف گرفتار شی پروډکشن آرډر زما پښتون سپیکر صاحب ایشو کړی، زرداری صاحب گرفتار شی، زہ خوشحالہ یم پکار دہ پروډکشن آرډر جاری شی، حمزہ شہباز گرفتار شی پروډکشن آرډر جاری شی، سعد رفیق گرفتار شی پروډکشن آرډر جاری شی خو زما د وزیرستان دوہ ځوانان پښتانہ پہ جیل کښې پراتہ دی او زما ورور ذکر اوکړو او فخر کوم، فخر کومہ او سوال بہ هم دا کوم چې پښتنې میندې چې سر ترې سر، نو پہ داسی بچو د اوترې چې داسې بچی پیدا کړی (تالیاں) دا کوم انصاف دے، زما امید دے چې دلتہ ټول پښتانہ یو، دا هغہ دوہ، پښتنو ممبرانو د پروډکشن آرډر د پارہ بہ خپل سپیکر صاحب لہ پہ جرگہ ځو پہ جرگہ چې دا کوم جرم دوئ کړے دے، دا خو د پاکستان د پارلیمان د سپریم پارلیمان ممبران دی، تاسو د هغوی پروډکشن آرډر ولې نہ جاری کوئ، تاسو پہ دې خبرہ خفہ کیږئ چې خلق بہ ربنتیا وائی نو گوتې مہ وهئ نو خلق بہ ربنتیا نہ وائی، گوتې مداخلت مہ کوئ نو خلق بہ هغہ مداخلت نہ پہ گوتہ کوی، پہ پردو کارونو کښې اثراندازی مہ کوئ نو بیا بہ درپسې خلق خبرې نہ کوی، نو کہ تاسو هغہ کار کوئ، بیا بہ خلق خبرې کوی نو بیا بہ پہ خبرو نہ خفہ کیږئ، بیا بہ خلق خبرې کوی۔ جناب سپیکر، دا اخری خبرہ جناب سپیکر، دلتہ پرون وزیر اعلیٰ صاحب خبرہ اوکړہ او ډیرہ ښہ خبرہ دہ، ډیرہ زیاتہ ښہ خبرہ دہ خو مونږ اوس هم پہ دې خبرہ پوهہ نہ شو چې دا د دریو پرسنټو وعدہ وزیر اعظم صاحب باجوړ تہ هم تلے دے او ټولو ضلعو تہ لاړو او هلتہ ئې وعدہ اوکړہ، پکار دا دہ چې حکومت مونږ تہ دا خبرہ اوکړی چې دا این ایف سی ایوارډ دا آئینی تقاضہ دہ، دا Due دے، دا دوہ دوہ نیمو دریو کالونہ If I am not wrong د، دوہ دریو کالو نہ دا Due دے، پکار دا دہ چې د دې اجراء اوشی او دا برخہ دی نوې ضلعو تہ یقینی شی۔ دویمہ جناب سپیکر، دا چې کوم د پیکج اعلان شوے دے، پیکج مونږ تہ دا خبرہ هم کیږی چې فوج پنځوس اربہ روپئ د خپل بجټ نہ

ورکړی دی نو لږ د دې وضاحت پکار دے چې هغه بجټ د کومې غاړې راغلې چې هغه پنځوس اربه روپۍ مونږه اخبارونو کښې کتلی دی چې لږ د هغې وضاحت اوشی او د دې سره سره صوبه په دغه نوو ضلعو کښې په ګراؤنډ باندې په عمل باندې څه کول غواړی، پکار دا ده چې فنانس منسټر صاحب دلته ناست دے، پکار دا ده چې هغه د دې وضاحت هم دې هاؤس ته اوکړی۔ جناب سپیکر، ستاسو ډیره زیاته مهربانی او اخری کښې یو وارې بیا دنۆ منتخب د ټولو ممبرانو ډیره ډیره مبارک شه، ډیر ډیر مبارک شه، مرسته چې څومره زمونږ نه کیږی دا به در سره کوؤ ان شاء اللّٰه ، دعا به درته هم کوؤ ان شاء اللّٰه که خیر وی چې د خپلو خپلو علاقو په ډیر نیک نیتۍ سره او په اخلاص سره خدمت اوکړئ، ستاسو مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اپنے آنریبل ممبر سے ریکویسٹ کروں گا کہ ایک تو ہمارے Newly Members جو ہیں ان کو ویلکم کریں اور ساتھ جو کشمیر ایشو ہمارے ایجنڈے پہ کل تھا، اور Price hike وہ بھی ساتھ کر لیں لیکن جو ویلکم ہے وہ اور یہ دونوں پوائنٹس اکٹھے ساتھ لیں، سردار یوسف صاحب۔

سردار یوسف زمان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر، جس طرح کہ معزز ممبران نے کہا ہے، کل اور آج تاریخی دن ہے، اس حوالے سے کہ 72 سال کے بعد ہمارے فاٹا سے الیکٹڈ نمائندگان نے کل حلف اٹھایا، ایک روایت کے تحت ان کو ویلکم کرنے کے لئے ہر پارٹی کے جو پارلیمانی لیڈر تھے، یہ ان کا حق بنتا تھا کہ وہ اپنی پارٹی کی طرف سے ان کو ویلکم کرتے لیکن کل جو روایت سے ہٹ کر دوسری ایک نئی روایت قائم کی، جس کی وجہ سے بدمزگی پیدا ہوئی۔ جناب سپیکر، یہ چیئر ہے جو اس ہاؤس کی کسٹوڈین ہے، یہاں اپوزیشن یا حکومت کے ممبران وہ حق رکھتے ہیں اپنا اپنا موقف ظاہر کرنے کے لئے لیکن بابک صاحب نے جو بات کی ہے، سپیکر صاحب ہمارے دوست ہیں، میں بڑی عزت کرتا ہوں، احترام کرتا ہوں لیکن ان کا بھی رویہ جانبدارانہ رہا، جس کی وجہ سے ہمیں اس بات کا احساس ہوا، تاریخی موقع پر فراخدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تھا، اچھی روایات اپنانا چاہیئے تھی، جس سے صوبہ خیبر پختونخوا جو اس سے پہلے نارتھ ویسٹ فرنٹیئر رہا، اس کی سب سے بڑی اسمبلی جو آج معرض وجود میں آئی ہے، 145 ممبرز منتخب ہوئے اس سے پہلے کبھی بھی اتنی بڑی تعداد میں ممبر نہیں

تھے، اس وقت خوشی کا بھی موقع ہے کہ ہمارے جتنے بھی فاٹا سے عوامی نمائندے منتخب ہوئے وہ یہاں آئے، انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا، ہم ان کو ویلکم کرتے ہیں، ہم ان کو مبارکباد بھی دیتے ہیں اور مبارک باد ہر پارٹی کی طرف سے ہے۔ کل تھوڑی سی سپیکر صاحب کی طرف سے کنجوسی کا بھی مظاہرہ ہوا، سپیکر صاحب نے جو بات کی ہے، ایک پارٹی کی نمائندگی کی ہاؤس کی نمائندگی نہیں کی، فاٹا میں جو انتخابات ہوئے سب سے پہلے ہماری پارٹی پاکستان مسلم لیگ نون نے اس وقت کے پرائم منسٹر نواز شریف صاحب نے جو آج جیل میں ہیں، جو پارلیمانی کمیشن بنایا تھا اور اس پارلیمانی کمیشن کے چیئرمین سرتاج عزیز صاحب تھے، انہوں نے پورے فاٹا کا سروے بھی کیا اور رائے لی اور اس کے بعد ساری جماعتوں سے رائے لے کر اس کے بعد اس پراسیس کو آگے چلایا جس کے نتیجے میں الیکشنز ہوئے لیکن تاریخ اس بات کو ثابت کرتی ہے اور یہ حقائق ہیں، کوئی انکار کر نہیں سکتا، چاہے جتنا بھی پروپیگنڈا کیا جائے لیکن کل میری بہن نے، نعیمہ کشور صاحبہ نے یہ بات کی ہے کہ اس نواز شریف پر جتنے بھی الزام لگائے جاتے ہیں، یہ فاٹا کے الیکشن کرانے فاٹا کو Merge کرانے میں سب سے زیادہ جو کریڈٹ ہے وہ اس کو ملتا ہے اس پارٹی کو ملتا ہے، پاکستان مسلم لیگ نون کو ملتا ہے، اس لئے کہ اس کے لئے کام صرف الیکشن نہیں ہے، حکومت کی نیت تو اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ 20 جولائی کو الیکشنز ہوئے، یہ تو ہم نے ریکوزیشن جمع کی اور ان کو حلف لینے کا موقع ملا، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ پی ٹی آئی کی حکومت تھی، وہ فوری طور پر اجلاس بلاتے اور حلف لیتے لیکن ریکوزیشن کے اجلاس پر انہیں یہ موقع ملا کہ انہوں نے حلف اٹھایا، اور ہاؤس مکمل ہوا۔ یہ جو حقائق ہیں یہ سارے لوگ جانتے ہیں اور اس حوالے سے دوسری بات جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، ہم نے جو ایجنڈا دیا، کشمیر کا ایشو ایک نیشنل ایشو، انٹرنیشنل ایشو ہے اور سب سے پہلے Priority اس کو دی گئی کہ اس پر تمام ممبران اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں، اس کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی کشمیر کے ایشو کے ساتھ ہی دوسرے جو آئٹمز ہیں، ان کو بھی ساتھ ملایا گیا، اب کیا بات ہو گی کشمیر کے ایشو پر؟ بڑا اہم ایشو یہ ہے کہ تحریک انصاف کی حکومت یہ پروپیگنڈا کر رہی ہے کہ انہوں نے پوری دنیا میں اس ایشو اس کاز کو اجاگر کیا ہے، چیف منسٹر صاحب کو بھی یہاں ہونا چاہیئے تھا، تمام منسٹرز کو ہونا چاہیئے تھا، تمام

ممبران کو ہونا چاہیئے تھا، یکجہتی کا اظہار کرتے کہ خیبر پختونخوا کی اسمبلی میں کشمیر ایشو پر بات ہو رہی ہے، آج ایک مشترکہ جو قرارداد جاتی تمام پارٹیوں کی طرف سے، تو اس میں اس صوبے کے لوگوں کی طرف سے نمائندگی بھرپور ہوتی لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ کس طریقے سے اس میں دلچسپی کا اظہار ہو رہا ہے، ایک روٹین کی صورت میں کشمیر پر بھی بات کی جائے، نہیں جناب سپیکر، کشمیر پر جو بات کی جائے صدق دل سے کی جائے، حقیقت کو سامنے رکھ کر بات کی جائے اور اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کے طور پر بات کی جائے، اس پر عمل بھی کیا جائے۔ آج اس وقت جبکہ کشمیر جل رہا ہے، ہماری مائیں بہنیں وہ اس وقت احتجاج کر رہی ہیں، نوجوان شہید ہو رہے ہیں اور بھارت نے وہاں پر جو غاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے، 370 آرٹیکل کو ختم کر کے اس کی حیثیت کو ختم کیا گیا، (a) 35 کو ختم کر کے اس کی حیثیت کو ختم کیا گیا ہے، پاکستان کا یہ فرض بنتا ہے کہ پاکستان شروع سے جب بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے یہ بات کی کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور اس کی حیثیت اسی طریقے سے رکھی گئی جس طرح قبائلی علاقہ جات کی حیثیت رکھی غالباً آرٹیکل 40، 42 کے تحت قبائلی علاقہ جات کی ایک حیثیت تھی اور اس کو آج Merge کر کے صوبہ سرحد کا حصہ بنا، کشمیر بھی بھارت کے آرٹیکل 370 اور (a) 35 کے تحت اس کی حیثیت کو جبراً ختم کیا گیا اور وہاں پر نہ استصواب رائے ہوا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> صوبہ خیبر پختونخوا کا حصہ بنا، صوبہ سرحد کا نہیں، یہ ایک Correction ہے۔

<u>سردار یوسف زمان:</u> صوبہ خیبر پختونخوا Sorry، تو اس کی حیثیت کو ختم کیا گیا جس پر پاکستان نے احتجاج کیا کیونکہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے، جب تک کشمیر آزاد نہیں ہوتا تو پاکستان کی اسمبلی بھی مکمل نہیں ہوتی، جس طرح یہاں جب تک الیکشنز نہیں ہوئے تھے تو خیبر پختونخوا کی اسمبلی مکمل نہیں تھی، اس کے لئے جدوجہد کریں اور اس کے لئے ہونا بھی چاہیئے تمام پاکستانیوں کو اور تمام پارٹیوں کو، پارٹی وابستگی سے بالاتر ہو کر اس Cause کے لئے ہم نے کام کرنا ہے کہ کشمیریوں کو ان کا حق دیا جائے اور ہم رائے استعمال کرتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں، اگر کشمیر پاکستان کا حصہ بنتا ہے تو پھر پاکستان کی تکمیل ہو سکتی ہے اور پاکستان کی اسمبلی بھی مکمل ہو سکتی ہے۔ ان شاء اللہ ایک دن ضرور آئے گا کہ کشمیریوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی، ان شاء اللہ ان کو ان کا حق ملے گا اور پاکستان کی تکمیل بھی ہو گی، پاکستان کی اسمبلی بھی مکمل

ہو گی۔ جناب سپیکر، میں یہ بات بار بار اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس کی اہمیت کا احساس کرنا چاہیئے، ہم نے صرف زبانی تقریریں نہیں کرنی ہیں، اس پر بڑی تقریریں ہوئیں، 72 سال تو ہو گئے کئی حکومتیں آئیں گئیں، ہر حکومت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم نے وہاں پر یو این او میں سپیچ کی، ہم نے سلامتی کونسل کا اجلاس بلایا، وہاں آواز آٹھائی لیکن اس سے پہلے جو حکومتیں جہاں آواز اٹھاتی تھیں اس کی حمایت حاصل کرتی تھیں، لیکن آج افسوس سے کہنا پڑتا ہے، ایک ایسے نازک موقع پر جبکہ پوری دنیا سے ہمیں حمایت حاصل کرنی چاہیئے تھی، ہماری خارجہ پالیسی کی یہ حالت ہے کہ ہمارے دوست بھی ہمارا ساتھ نہیں دے رہے ہیں، آپ خود تو اندازہ لگائیں کہ مسلم ممالک او آئی سی کی میٹنگ بلائی گئی وہاں پر یہ فیصلہ ہوا، او آئی سی کی میٹنگ بلائی اور کشمیر کیس کو اجاگر کیا گیا، کیا نتیجہ نکلا؟ اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ مودی کو وہاں پر بلا کر عرب امارات میں اس کو سب سے بڑا سول ایوارڈ دیا گیا، او آئی سی کی میٹنگ کا یہ نتیجہ نکلا، یہ خارجہ پالیسی ہے، ہماری یہ خارجہ پالیسی ہے کہ مسلم ممالک بھی ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ اس وقت ایک ایسا نازک موقع ہے کہ اس حکومت کی کارکردگی کی وجہ سے آج ہم اکیلے ہو گئے ہیں، آج مسلم ممالک بھی ہمارے ساتھ نہیں ہیں، وہ بھی کتراتے ہیں۔ چائنا جو ہمارا قریبی دوست تھا، آج وہ بھی محتاط ہے کہ وہ کھل کر حمایت نہیں کر رہا ہے، جس طریقے سے پہلے پاکستان کی حمایت کر رہا تھا، یہ ساری جو چیزیں ہیں، یہ کس وجہ سے پیدا ہوئیں؟ یہ اسی وجہ سے ہوئیں کہ حکومت کی جو خارجہ پالیسی ہے وہ موثر نہیں رہی، یہاں پر دعویٰ کیا گیا، ہمارے پرائم منسٹر آف پاکستان کپتان صاحب باہر گئے، عمران خان صاحب اور وہاں سے واپس آئے تو ورلڈ کپ جیت کر آ گئے تھے، ٹرمپ صاحب کے ساتھ ہاتھ ملا کر انہوں نے یہاں دعویٰ کیا تھا کہ بہت بڑی ثالثی انہوں حاصل کی، ثالثی کی آفر کر دی ہے، کشمیر کیس کا، کشمیر مسئلہ حل ہو جائے گا، اس سے پہلے فاٹا میں انہوں نے تقریر کی تھی کہ مودی کو جیتنا چاہیئے تاکہ کشمیر کا مسئلہ حل ہو جائے، تو مودی جیتا اور عمران خان صاحب نے امریکہ کا دورہ کیا، واپسی پر مودی نے کامیاب ہو کر جہاں پہلے آٹھ لاکھ فوج تھی مزید فوجیں بھی کشمیر میں بھیج دیں، اس کا نتیجہ یہ نکلا اور یہ اس طرح کی پالیسی جو ہے، یہ باتیں کیوں ہوئی ہیں؟ یہ حقائق سامنے آنے چاہئیں، اس قوم کے سامنے آنے چاہئیں، اگر ثالثی کی انہوں نے یقین دہانی کرائی تھی، پھر امریکن صدر کیوں انحراف کر رہے ہیں، کیا بات ہے، کس وجہ سے ہو گئی یہ کیا ہماری حکومت کی خارجہ پالیسی میں نقائص ہیں؟ اس پر ضرور سوچنا چاہیئے اور اس پر بحث کرنی چاہیئے۔ آج ہم ایک روٹین میں بات کر کے قرارداد پاس کر کے بھیج دیں، خیبر پختونخوا اسمبلی کی طرف سے قرارداد چلی جائے گی، بہت ساری اسمبلیوں سے پہلے بھی

گئی ہیں، جناب سپیکر، اگر ہم مخلص ہیں اور مخلص ہونا چاہیئے پاکستان کے عوام مخلص ہیں، پاکستان کے عوام چاہتے ہیں لیکن حکومتیں اپنی مصلحتوں کا شکار ہیں، آج کی حکومت بھی مصلحت کا شکار ہے، جو دعویٰ تو کرتی ہیں لیکن عمل کچھ نہیں ہو رہا ہے، ابھی جو لوگ نکل رہیں ہیں، وہ لوگ جو سڑکوں پر شہید ہو رہے ہیں، نوجوان گولیاں کھا رہے ہیں اور وہاں حریت کے جو رہنما ہیں وہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں اور ہم صرف حمایت کا اعلان کر کے، حمایت ضرور ہونی چاہیئے، اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے، پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے اسلامی ممالک میں ایک حیثیت دی ہے اور پاکستان کی افواج جس پر ہمیں فخر ہے، یہ دنیا کی بہترین افواج میں سے ہیں، یہ ساری کس لئے ہم نے رکھی ہے، پاکستانی قوم کیوں قربانیاں دے رہی ہیں؟ ہمارا شروع ہی سے مخالف جو ہے وہ بھارت ہے، اس کے ساتھ ہم نے چار جنگیں لڑی ہیں اور جو بھی جنگ لڑی ہے، پاکستان نے بھرپور جواب دیا ہے، آج بھی ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ بالکل یہ وقت آن پہنچا ہے کہ ہماری بہادر افواج اپنے مخالف انڈیا کے ساتھ مقابلے کے لئے تیار ہیں، پاکستان کے عوام بھی تیار ہیں۔ بعض لوگ جہاد کی بات کرتے ہیں، میں کہتا ہوں پاکستان اسلامی ملک ہے اور جہاد کے لئے ہماری فوج ہے، کون سے جہاد کی بات کرتے ہیں، سارے مسلمان ہیں اور اس میں جتنے بھی لوگ پاکستانی فوج میں ہیں یہ ان کی ذمہ داری نہیں بنتی؟ یہاں سیاست کے لئے بہت ساری باتیں ہوتی رہی ہیں، وقت نے ثابت کیا کہ وہ غلط تھیں، اب یہ احساس ہونا چاہیئے کہ ہم دنیا کے ان لوگوں کے ہاتھوں کیوں کھیلونا بنے ہوئے ہیں، پاکستان کو کیوں کمزور کر رہے ہیں؟ ہمیں چاہیئے کہ ہماری اپنی پالیسی ہو اور سب سے پہلے ہمیں اپنے گھر کو ٹھیک کرنا چاہیئے، آج وہاں کشمیر کے ساتھ ہم یکجہتی کا اظہار کر رہے ہیں تو پرائم منسٹر صاحب کو چاہیئے تھا، اس وقت سب سے بڑی ذمہ داری جو ہے وہ عمران خان صاحب کی ہے، ان کو چاہیئے تھا کہ تمام پارٹیوں کو اعتماد میں لیتے، وہ ڈائریکٹ تمام پارٹیاں جو سیاسی پارٹیاں ہیں، ان کو وہ ڈائریکٹ اعتماد میں لیتے، اے پی سی بلاتے، اسمبلی کا سیشن بلایا جوائنٹ سیشن بلایا بحث ہوئی، ایک قرارداد پاس کی لیکن جہاں یکجہتی کے اظہار کے طور پر جتنی پارٹیاں تھیں، ان کے جو نمائندگان تھے ان کو وہ بلاتے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ تو حد ہو گئی ہے کہ اپوزیشن لیڈر سے ہاتھ بھی ملانا گوارا نہیں کرتے، ہمارے پرائم منسٹر وہاں آتے ہیں اسمبلی میں، اس طرف دیکھتا بھی نہیں ہے کیونکہ اپوزیشن لیڈر بیٹھے ہوئے ہیں اور پھر یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں، پوری قوم یکجہتی کا اظہار کر رہی ہے، یہ کیسی یکجہتی ہے؟ کسی پارٹی کو علیحدہ نہیں ہونا چاہیئے، اگر کشمیر کے لئے ہم مخلص ہیں اور بھارت کے ہم خلاف ہیں، پھر تو تمام پارٹیاں اکٹھی ہو کر ہاتھوں

میں ہاتھ ڈال کر یکجہتی کا اظہار کریں، کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے کہ یہ حکومتی پارٹی ہے یا اپوزیشن پارٹی ہے، ساری پارٹیاں جو اس کیس کے لئے اکٹھی ہیں تو اکٹھے وہ احتجاج کیوں نہیں کرتیں؟ وہ جو قرارداد پاس کرتے ہیں تو ان کو عملی طور پر مظاہرہ بھی کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، چونکہ دنیا کے حالات آپ کے سامنے ہیں، تفصیل میں ہم نہیں جاتے لیکن ہم نے مقابلہ کرنا ہے، جب ہم کمزور ہو گئے تو باقی دنیا کیوں ہمارے ساتھ مدد کرے گی؟ کس بات پر کرے گی؟ ہم یو این او کی طرف دیکھتے ہیں، ہم عالمی طاقتوں کی طرف دیکھتے ہیں، ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنا چاہیئے، ہمارا ایمان پکا ہونا چاہیئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ پر ہمارا مکمل یقین ہے تو پھر ہم اس کے لئے تیار ہوں گے، باقی سارے ہمارے ساتھ ہوں گے، اللہ تعالیٰ بھی ان لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو خود بھی اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ پوری قوم کو ایک ہونا چاہیئے، حکومت کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے، بعد میں باقی پارٹیوں کی ذمہ داری ہے۔ جناب سپیکر، 1971 میں جب بھارت کے ساتھ مقابلہ ہو رہا تھا تو اس وقت ایک سکیم چلی تھی، پوری قوم کو تیار کرنے کے لئے ان کو ٹریننگ ہونی چاہیئے، جس طرح این سی سی کا ایک کورس ہوتا ہے، نیشنل کیڈٹ کورس جو طلباء کو دیا جاتا تھا، آج بھی حکومت کو چاہیئے کہ یہ کورس شروع کرے، این سی سی پوری قوم کو ٹرینگ دینی چاہیئے، اگر ہم دیکھتے ہیں، ہمارا وہ مدد کرے گا، امریکہ مدد کرے گا، کوئی دوسرا مدد کرے گا، وہ ہم پہلے آزما چکے ہیں اور اس وقت بھی اگر انہی کے سہارے پر، اس امید پر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں گے تو کوئی مدد کے لئے نہیں پہنچے گا، ہمیں خود اس کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ حکومت کو وسائل استعمال کرنے چاہئیں اور سیاسی طور پر ہم ایک ہوں اور عسکری طور پر بھی ہم ایک ہوں اور اس کے ساتھ ہی ہمارے جو سفارتی تعلقات ہیں پوری دنیا کے ساتھ ایسے ہوں تاکہ جتنے بھی ممالک ہوں ہماری حمایت کریں۔ بدقسمتی سے یہ ساری باتیں آپ کے سامنے ہیں، پوری دنیا جانتی ہے کہ اس وقت جو او آئی سی کی جو میٹنگ ہوئی ہے، اس کا کیا نتیجہ نکلا؟ اسی طریقے سے یو این او میں جو بات ہوئی، اس کا کیا نتیجہ نکلا؟ جو دعویٰ داری ہو رہی تھی، جس ثالثی کا ذکر ہو رہا تھا، وہ کب ثالث بنیں گے جب کشمیر کے لوگ، وہاں پر نسل کشی ہو رہی ہے، مسلمانوں کی تعداد کو کم کیا جا رہا ہے، وہاں پر نوآبادیاتی نظام کے طریقے سے لوگ آباد کئے جا رہے ہیں، تو اس کے بعد اس کے فیصلے ہوں گے؟ نہیں جناب سپیکر، اس سے پہلے جس طرح ہمارے کشمیری بھائیوں کا جذبہ ہے، وہ اس وقت جان کا نظرانہ دے رہے ہیں، سب سے زیادہ قیمتی چیز ہر شخص کی اپنی جان ہوتی ہے، جب وہ جان پیش کر رہے ہیں، اس سے بڑی قربانی اور کیا ہو سکتی ہے؟ آج پاکستان کی طرف ان کی نظریں ہیں،

پوری دنیا کی طرف ان کی نظریں ہیں، عالم اسلام کی طرف نظریں ہیں لیکن افسوس ہے کہ پاکستان کو عملی طور پر، پاکستان کی گورنمنٹ کو جو کرنا چاہیئے وہ نہیں ہورہا ہے، تمام ممالک کا دورہ اگر کرلیں ایک وزیر خارجہ، وہ ٹیلی فون روز کرتا ہے، آج فلاں وزیر خارجہ سے بات ہوئی، آج فلاں سے بات ہوئی، آج فلاں سے بات ہوئی، چاہیئے تو یہ تھا کہ پارلیمانی وفود تیار کئے جاتے اور جتنے بھی ممالک تھے، وہاں کے دورے ہوتے، وہاں کی اسمبلیوں کے ساتھ رابطے ہوتے، وہاں کی جتنی حکومتیں ہیں ان کے ساتھ عوامی نمائندے ہوتے، باقی ان کے ساتھ جو ایسے لوگ ہوتے جن کی ضرورت تھی، Delegations بھیجے جاتے، اور پوری دنیا کو اس طرف متوجہ کیا جاتا لیکن صرف احتجاج کرکے اور ٹیلی فون کرکے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے، یہ کام اس طریقے سے نہیں ہوسکے گا جناب سپیکر، حکومت کو سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اور حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے، اس وقت خدانخواستہ یہ دعوے تو ضرور کئے جاتے ہیں، پہلی حکومتوں نے کچھ نہیں کیا، میں اس میں نہیں جانا چاہتا، بدقسمتی سے موجودہ حکومت کو اس بات کا بالکل اعتراف کرنا چاہیئے کہ حقیقت میں وہ کچھ نہ کرسکے، کل الزام حکومتوں پر لگادیتے ہیں اور سب سے زیادہ تو ہماری پارٹی پر لگاتے ہیں، پاکستان مسلم لیگ نون پر لگاتے ہیں کہ انہوں نے اتنے سالوں میں کچھ بھی نہیں کیا، یہاں اگر مہنگائی ہوگئی تو پھر بھی الزام اس پر، یہاں ترقیاتی کام نہیں ہوتے تو پھر بھی الزام اس پر، یہاں کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا تو الزام اس پر لگادیں گے، یہاں کوئی اور بات ہوگی تو الزام اس لگادیں گے، کچھ انصاف کریں، نام تو انصاف ہے لیکن کچھ نہ کچھ انصاف بھی کریں، کچھ عملی طور پر کریں، کچھ دکھائیں، ڈیویلپمنٹ کا دکھائیں، کوئی پاکستان کی ترقی کے لئے منصوبے بتائیں، ہم نے اگر قرضے لئے تھے تو یہ حقیقت آپ کے سامنے آگئی ہے، ایک سال میں چھ ہزار سات سو بلین ڈالرز قرضہ لیا ہے اس حکومت نے، ہم نے قرضے لئے ہیں لیکن ہم نے موٹروے بنایا، ہم نے قرضے لئے ہم نے بجلی پیدا کی، آپ کو سننا چاہیئے اور یہ حقیقت ہے، آپ نے لئے، آپ بھی بتائیں، یہ ہمارا حق بنتا ہے، اسمبلیوں کا حق بنتا ہے، یہ زبانی جمع خرچ نہیں کرنی چاہیئے، اب بلدیاتی الیکشن آئے جناب سپیکر، آج آخری دن ہے ابھی تک حکومت نے نوٹیفیکشن حلقہ بندیوں کا نہیں کیا، آج اخبار میں آپ نے بھی پڑھا ہوگا، میں نے بھی پڑھا ہے، ابھی تک حکومت کہاں سوئی ہوئی تھی، الیکشن کمیشن نے انہیں نوٹس دیا کہ 12 ستمبر تک آپ سارے نوٹیفیکشن کریں، رپورٹ دیں، یہ سنجیدہ نہیں ہیں، بلدیاتی الیکشن کرا ہی نہیں رہے ہیں، یہ حکومت کو بتانا چاہیئے خیبر پختونخوا کی کہ آیا آپ صوبائی لوکل کونسل الیکشن کراتے ہیں یا نہیں کراتے؟ مجھے تو یقین نہیں ہے اس کی وضاحت ضرور ہونی چاہیئے۔ اس کے

ساتھ ہی، وزیر تعلیم بیٹھے ہوئے، مشیر تعلیم، تو انہوں نے جس طرح اعلان کیا کہ ٹیچر یونین کے پچیس سال بعد، ہم الیکشن کرا رہے ہیں، پچیس سال کے بعد ہم ٹیچرز یونین کا الیکشن کرا رہے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سردار صاحب، اس کے لئے دن مخصوص ہے، آپ اس پر بات کر سکتے ہیں، ایجوکیشن وغیرہ سب کے لئے، ایجنڈے میں ہے، آپ اس پر اس دن بات کر لیں تو بہتر ہے، جو دن مخصوص کئے ہیں آپ بھی اس میں موجود تھے کہ آج کشمیر پر بات ہو گی تو آپ اس پر بات کریں۔۔۔۔۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جی ہاں، بالکل، میں یہ کہہ رہا ہوں، جس بات کا آپ اعلان کرتے ہیں تو اس پر عمل ہونا چاہیئے، میں یہی کہہ رہا ہوں۔اب جو ٹیچروں کی بات ہو رہی تھی، آخر میں انہوں نے ملتوی کر دیا، بھائی کشمیر کے لئے بھی میں یہ کہہ رہا ہوں، آپ جو دعوے کرتے ہیں عمل کر کے دکھائیں، یہ صرف زبانی جمع خرچ نہیں ہونا چاہیئے اور پوری قوم کے ساتھ یہ جو مذاق بھی نہیں ہونا چاہیئے، پوری قوم یکجہتی کا اظہار کریں، اس کے لئے حکومت کی ذمہ داری ہے، تمام اپوزیشن تیار ہے، حکومت ان کو نظر انداز کرتی ہے، جب اپنے لوگوں کو نظر انداز کرے گی تو ہم کیا یکجہتی کا اظہار کریں گے؟ اس اسمبلی سے بھی ایک ایسی آواز جانی چاہیئے جو موثر ہو، جو وہاں ہمارے بھائیوں کے دکھوں کا مداوا کر سکے تاکہ انہیں یہ احساس ہو کہ ہم اکیلے نہیں ہیں، اگر آزاد کشمیر ہم گئے چاہیئے تو یہ تھا پرائم منسٹر جاتا، تمام پارٹیوں کو لے کر جاتا، وہاں اس کو جلسہ کرنا چاہیئے تھا، صرف اسمبلی جا کر خطاب کر کے واپس آ جانا یہ کوئی معنی نہیں رکھتا، یہ تو روٹین میں سارے لوگ جاتے تھے، وہاں اگر جاتے، جتنی پارٹیاں تھیں ان کے نمائندوں کو لے کر کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتا، پرائم منسٹر خود جلسہ کرتا اور یہ ثابت کرتا کہ میں اس پاکستان کا الیکٹڈ پرائم منسٹر ہوں، میں پارٹی کا پرائم منسٹر نہیں ہوں، یہ تاثر آپ کی طرف سے جاتا ہے، اور دنیا جانتی ہے کہ واشنگٹن ڈی سی میں گئے، صرف اپنی پرٹی کا جلسہ کرنے کے لئے گئے تھے، یہ جلسے تو یہاں بھی ہو سکتے تھے پرائم منسٹر کی حیثیت سے وہاں جانا چاہیئے تھا، تمام ممالک میں جہاں دورے کئے جاتے ہیں یہ بات ثابت کرنی چاہیئے کہ میں پاکستان کا پرائم منسٹر ہوں، پی ٹی آئی کا پرائم منسٹر نہیں ہوں ایک پارٹی کا سربراہ نہیں ہوں، تو اس کی وجہ سے آج ہمیں یہ دن دیکھنے پڑے ہیں، جو ہمارے دوست ممالک ہیں، وہ بھی ہم سے ناراض ہیں، جتنے اسلامی ممالک ہیں وہ ہماری حمایت نہیں کر رہے ہیں اور باقی جو دنیا ہے، دیکھ رہی ہے کہ حقیقت کیا ہے؟ اس وجہ سے آج وہ ساتھ نہیں دے رہے ہیں اب دیکھتے ہیں کہ 27 ستمبر کو وہاں پر کیا ہو رہا ہے، یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے، اس لئے کہ اس وقت حکومت ان کی ہے پی ٹی آئی کی حکومت مرکز میں بھی ہے اور صوبوں

میں بھی حکومت ہے، ہمارے بھائی الیکشن لڑ کر یہاں آئے ہیں بڑی توقعات ہیں، بجا کہا ہمارے اپوزیشن لیڈر نے ہم بالکل یہ کہیں گے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دیئے جائیں تاکہ انہیں احساس ہو کہ وہ خیبر پختونخوا اسمبلی کے ممبر ہیں اور جو کام بھی کرایا جائے ان سے کرایا جائے، نہ کہ کسی اور اداروں سے کرایا جائے، الیکٹڈ نمائندوں کو نظر انداز کر کے کسی اور ادارے سے اگر کام کرائے جائیں گے پھر الیکشن کی نمائندگی کا کیا فائدہ؟ دوسری بات یہ ہے کہ بہت ساری باتیں ایسی ہیں، ہم یہ بات اس لئے کہہ رہے ہیں، ایک سال ہو گیا ہے کئی ہماری میٹنگز ہوئی ہیں، بڑی میٹنگز ہوتی رہیں ذمہ دار لوگ ہیں، منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، ایک شخص اور بھی ذمہ دار ہوتا ہے جس نے ایک منسٹر کی حیثیت سے حلف اٹھایا ہوتا ہے، ایم پی اے حلف اٹھاتے ہیں ان کی بات میں وزن ہونا چاہیئے جو کمٹمنٹ ہے کمٹمنٹ پر پورا اترنا چاہیئے، یہ تو صرف دن گزارنے والی بات کرتے ہیں، تو اس کے لئے بھی میں کہوں گا کہ بالکل جو کمٹمنٹ کی ہے اس پر ان کو عملی طور پر کام کرنا چاہیئے، اگر نہیں کر سکتے تو بتا دینا چاہیئے کہ ہماری یہ مجبوری ہے ہم نہیں کر سکتے، ہم اپنے حلقوں میں لوگوں کو یہ بتا سکیں گے کہ یہ حکومت کی پالیسی ہے وہ نہیں کر سکتے، ہم حقیقت بتا دیں گے، ہمیں کوئی ان شاء اللہ خطرہ نہیں ہے لیکن جناب سپیکر، جہاں آج جس ایشو پر بات ہو رہی ہے، میں گزارش کروں گا بالکل اس ایشو پر فوکس کیا جانا چاہیئے، اس کی اہمیت کو سمجھنا چاہیئے، ہم بات کر رہے ہیں تو کس ایشو پر بات کر رہے ہیں اور اس کی اہمیت کتنی ہے، اس کے لئے کتنے لوگ سنجیدہ ہیں اور حکومت کے کتنے لوگ ذمہ دار یہاں پر موجود ہیں؟ یہی میری گزارش تھی، ہماری طرف سے یکجہتی کا اظہار ہونا چاہیئے اور ہونا بھی اس طریقے سے چاہیئے کہ کوئی اس میں کریڈٹ لینے کی بات نہ ہو کہ ہم نے یہ کام کر دیا، بڑا کریڈٹ ہماری پارٹی کو مل گیا، پارٹی کریڈٹ لینے کے لئے اور بہت سارے کام ہیں، یہاں اندرونی معاملات ہیں، اس میں کریڈٹ ضرور لے لیں لیکن جو انٹرنیشنل ایشوز ہیں، National causes ہیں اس کے لئے پارٹی وابستگی سے بالاتر ہو کر ذرا ہمیں سوچنا چاہیئے، اس پر عمل بھی کرنا چاہیئے اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی، اس کرسی پر جو بھی بیٹھتا ہے، اس وقت آپ تشریف فرما ہیں اور کل ہمارے جو محترم سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے تھے، ان کو بھی اس کا احساس ہونا چاہیئے کہ وہ کس طریقے سے ہاؤس چلا رہے ہیں، وہ ضرور حکومت کا ضرور خیال رکھیں لیکن اس حد تک بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ دوسروں کو نظر انداز کر دیں اور نظر انداز اس لئے بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم بھی الیکٹیڈ لوگ ہیں، ہم الیکشن لڑ کر آئے ہیں، ہمیں کسی نے سیلکٹ نہیں کیا ہے کہ کسی کی سلیکشن پر آ گئے ہیں، ہم عوام سے ووٹ لے کر آئے ہیں، اس میں ہر کسی کا حق بنتا ہے، اس کو آزادی اظہار

خیال کا حق ہے اور جتنا بھی آپ موقع دیں گے یہ حکومت کے ساتھ تعاون ہے، کوئی اچھی تجویز آ جائے گی تو حکومت کو فائدہ ہو گا، اس سے ملک کو اور صوبے کو فائدہ ہو گا، یہ صوبہ سب کا ہے، ہمیں تو خوشی ہے، اس بات کی کہ اس میں کوئی ایسی جگہ نہیں رہی جہاں نمائندگی نہ ہو، فاٹا میں پہلے نمائندگی نہیں تھی اب الحمد للہ نمائندگی ہے اور ہر ضلع اور ہر علاقے کی نمائندگی ہے، اس لئے ہر شخص کو اس کے علاقے کی نمائندگی کا اور اپنے خیالات کے اظہار کا موقع بھرپور ملنا چاہیئے، اسی مقصد کے لئے اسمبلیاں بنی ہیں۔ جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے میرے معروضات سنے اور میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ اس ایشو پر ہی فوکس کیا جائے، زیادہ سے زیادہ کشمیر ایشو پر آج ہماری طرف سے پاکستانی قوم کی طرف سے اور پاکستان کی حکومت کی طرف سے پاکستان کی افواج کی طرف سے، پاکستان کے اداروں کی طرف سے اپنے کشمیری بھائیوں کو یہ پیغام جانا چاہیئے کہ ہر مشکل گھڑی میں ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہماری جان، مال آپ کے لئے جس طرح آپ قربانیاں دے رہے ہیں ان شاء اللہ ہم بھی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو، آپ نے بات کی کہ سپیکر صاحب کو ٹائم کا خیال رکھنا چاہیئے لیکن سردار صاحب، پارلیمنٹری پارٹی کی جب میٹنگ ہو رہی تھی، آپ سب بیٹھے ہوئے تھے، وہاں پر فیصلہ کیا گیا تھا کہ پارلیمانی لیڈر پندرہ منٹ بات کرے گا اور ممبر پانچ منٹ، تو آج آپ خود دیکھ لیں، آپ نے پچیس تیس منٹ بات کی، میری گزارش ہو گی تمام ممبرز سے کہ جو وقت مختص کیا گیا ہے اسی ٹائم میں بات کریں کہ باقی ایم پی ایز بھی بات کر سکیں۔ لطف الرحمان صاحب، ہمارے چار آنریبل منسٹرز آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے چار آنریبل منسٹرز آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، اگر آپ کو نظر نہیں آ رہے ہیں تو میں عینک بدلوا لیتا ہوں آپ کی، ہمیں نظر آ رہے ہیں، ہمارے چاروں آنریبل ممبرز، ایم پی ایز اور منسٹرز آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ لطف الرحمان صاحب۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: نَحمَدُهُ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِه الكَرِيم اَمّا بَعد۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! کل اور آج انتہائی اہم دن تھا اور جیسا کہ دوسرے پارلیمانی لیڈرز نے بات کی ہونا یہی چاہیئے تھا کہ سب سے پہلے اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈرز جو الیکشنز ہوئے ہیں Newly merged areas کے تو وہ بھی تقریباً تمام پارٹیوں کی بنیاد پر الیکشنز ہوئے ہیں تو اگر پارلیمانی لیڈرز اسمبلی میں بات کرتے تو پارٹی کا مؤقف آتا اس حوالے سے اور اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ تمام ممبران کی باتیں سنی جاتیں، اپنے علاقے کی نمائندگی کر رہے تھے، ان کے مسائل تھے، وہ سنے

جاتے اور چیف منسٹر خود یہاں پہ موجود ہوتے کیونکہ چیف منسٹر قائد ایوان ہوتا ہے اسمبلی کا، اور قائد ایوان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ بیٹھیں اور اس ایوان میں ایک سنجیدگی پیدا ہو، مسائل کو سنتے اور پھر تفصیلی طور پر تمام ایوان کا جواب وہ خود دیتے، تو یہ سب سے بہتر بات ہوتی۔ جناب سپیکر، خالی نعرے لگانے سے، تالیاں بجانے سے مسائل حل نہیں ہوا کرتے، جناب سپیکر، ہونا یہ چاہیئے تھا کہ وہ پوائنٹس نوٹ ہوتے، حکومت کی طرف سے اور ہر پوائنٹ کا صحیح موثر جواب دینا چاہیئے تھا، اسمبلی کے فلور پر تاکہ ایک اچھا مسیج جائے۔ ہمارے جو نئے اضلاع بنے ہیں اور Merge ہوئے ہیں صوبے کے ساتھ، تو ان کے عوام کو بھی شاید تسلی ہوتی، یہ الگ بات ہے کہ ہم فی الحال صرف نعرے لگا رہے ہیں، اعلان کرتے ہیں، اس پہ عمل بہت کم ہوتا ہے، ایک اطمینان ہو جاتا ان لوگوں کو، تو یہ بہت اچھی بات ہوتی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تمام ممبران کو جو نئے منتخب ہو کر آئے ہیں، میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، دل کی گہرائی سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ تمام ممبران جہاں سے یہ منتخب ہو کر آئے ہیں، وہ اپنے علاقوں کے مسائل بہتر انداز میں اس اسمبلی میں ان شاء اللہ پیش کریں گے اور ہم بھرپور انداز میں ان کا ساتھ دیں گے۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے قبائلی عوام میں، قبائلی علاقوں میں، جو صورتحال اس وقت ہے اور دہشتگردی سے نبرد آزما ہیں اور پچھلے دہائی سے زیادہ ٹائم ہو چکا ہے کہ ان علاقوں میں ایک خون آلود زندگی گزار رہے ہیں، کبھی دہشتگردی کے نام سے اور کبھی دہشتگردی کے خلاف آپریشن کی وجہ سے، ان علاقوں کا آپ تصور نہیں کر سکتے جناب سپیکر، جو نقصانات پہنچے ہیں، شہر کے شہر منہدم ہو چکے ہیں، کیونکہ آئی ڈی پیز بننا وہاں سے علاقے فارغ کرنا اور باہر جانا اور اپنے گھر سے باہر ایک پشتون کو زندگی گزارنا کتنا مشکل ہوتا ہے، ہم اور آپ اس وقت سمجھ سکتے ہیں، جب کوئی اس مرحلے سے گزرتا ہے جناب سپیکر، بہت تکلیف میں وقت گزارا ہے ان لوگوں نے اور آج وہ صوبائی اسمبلی کے ممبران بنے ہیں۔

(ظہر کی اذان)

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر، آج بھی ہمارے قبائل بے گھر ہیں جناب سپیکر، آج بھی آپ کی حکومت اس وقت بھی ان کے گھروں کا سروے کر رہی ہے جناب سپیکر، اور سروے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر گھر کی بنیاد پر ان کو ایک فنڈ مختص کیا ہوا ہے، وہ فنڈ ہم ان کو فراہم کریں گے جناب سپیکر، آج بھی ان کے سکول تباہ ہیں جناب سپیکر، آج بھی تعلیم کا فقدان ہے، آج بھی صحت کا فقدان ہے، جناب سپیکر، تو یہ احساس ان ممبران کو بھی دلانا ہے، قبائلی عوام کو بھی دلانا ہے، اگر ہم نے آپ کو صوبے کے ساتھ ملایا ہے

توان کو یہ احساس ہونا چاہیئے، ان کا جو ایریا ہے اور اس میں ان کی جو ایک مخصوص حیثیت تھی، کیا ہم اس کو وہ احساس دلا سکتے ہیں جو یہاں پر سیٹلز عوام کو دینے والے ہیں تو یہ احساس دلانا ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے، میں نے بجٹ اجلاس میں بھی حکومت سے پوچھا تھا کیا آپ کی عملداری اس ایریا میں ہے جو نئے اضلاع آپ نے بنائے ہیں، کیا وہاں پر آپ کی عملداری ہے؟ اور اگر ہے تو آپ وہاں پہ کیا کر رہے ہیں آپ نے آج تک وہاں پہ کیا کیا ہے جناب سپیکر، قبائلی عوام کو کیا سہولیات آپ نے فراہم کی ہیں جناب سپیکر، اگر آپ کی وہاں پہ عملداری ہے جناب سپیکر، تو آپ مجھے بتا سکیں گے کہ آپ نے اس کیلئے سو ارب روپے رکھے ہیں جناب سپیکر، یہ سو ارب روپے آپ خرچ کر سکیں گے سال میں کہ نہیں؟ یہ سو ارب جو قبائلی عوام کو آپ نے انعام دیا ہے، ان کا حق بنتا ہے تو کیا اس کا تحفظ آپ کر سکتے ہیں؟ اگر یہ پیسے ہم خرچ نہ کر سکیں تو کیا ہم وہ پیسہ ان کے لئے رکھیں گے؟ اور اگلے سال تک جو سو ارب ہو گا وہ بھی مزید اس میں Add ہو گا، اس علاقے کو ہم ترقی دیں گے، کیا حکومت اس کا جواب دے سکتی ہے؟ آج اگر اپوزیشن یہاں پر ہے جناب سپیکر، یہ تمام صوبے کی یہاں پہ نمائندگی ہو رہی ہے، ہم اگر آج بات کر رہے ہیں اور حکومت اس کا جواب نہ دے اور غیر سنجیدگی سے جناب سپیکر، لے تو آپ مجھے بتائیں کہ ہم اس خوشی کو کس طرح کو منا سکتے ہیں یا ہم کہیں کہ ہم نے بہت بڑا تیر مارا ہے اور ہم نے اس علاقے کو Merge کیا ہے، آپ مجھے بتائیں کہ اس کو آپ وہ سہولیات دے سکتے ہیں کہ نہیں دے سکتے، ان کو وہ احساس دے سکتے ہیں کہ نہیں دے سکتے؟ ہم نے قبائلی عوام کے لئے پہلے بھی جنگ لڑی ہے جناب سپیکر، آج بھی ہم قبائلی عوام کے ساتھ ہیں، قبائلی عوام کے ساتھ جناب سپیکر، کھڑے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اس علاقے کو ترقی ملے جناب سپیکر، میں اس بات کا ذکر ضرور کروں گا جب یہ علاقہ Merge ہو رہا تھا جناب سپیکر، تو ہم Merger کے مخالف نہیں تھے، ہم نے Merger کی مخالفت نہیں کی جناب سپیکر، ہم نے یہ کہا تھا کہ 242 آرٹیکل کو آپ اڑا رہے ہیں، آرٹیکل کو اڑا رہے ہیں، اس میں ایک شق یہ بھی ہے کہ آپ نے عوام سے پوچھنا ہے، عوام سے رائے لینی ہے، جناب سپیکر، ہم نے کہا تھا کہ عوام کی رائے کو آپ سلب نہیں کر سکتے، آپ عوام سے رائے لے کر اس علاقے کو Merge کریں اور ان کو آپشن دیں اور آپشن دے کر قبائلی عوام کو یہ اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ جس طرح سے فیصلہ کریں ہم سب کو ان کا ساتھ دینا چاہیئے تھا، ہم اس نتیجے کو مکمل طور پہ قبول کرتے اور تمام پاکستان ایک پیج پر ہوتا، اگر آپ ان سے رائے لیتے جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوری اصولوں کے خلاف تھا، جمہوریت کے اصولوں کے منافی تھا، جمہوریت کی روح کے خلاف تھا جناب

سپیکر، دنیا میں یہ چیزیں ہوا کرتی ہیں، آپ دیکھیں بہت سارے ممالک آپ دیکھیں، ان ملکوں کے حصے جدا ہوئے ہیں جناب سپیکر، ملک کے اندر کا حصہ، جناب سپیکر، انڈونیشیا میں تیمور کا حصہ الگ ملک بنا، وہ صرف ریفرنڈم کی بنیاد پہ بنا جناب سپیکر، آج اگر Brexit کا مسئلہ چل رہا ہے تو ریفرنڈم کی بنیاد پر جناب سپیکر چل رہا ہے کیونکہ بہت بڑی بات تھی، عوام سے پوچھنا ضروری تھا اور نہ اسمبلی فیصلہ کر سکتی تھی، تو ہم سمجھتے تھے کہ یہ ایک اصولی بات ہے، ہم اصولی بات کر رہے تھے، جمہوریت کی روح کے مطابق کر رہے تھے، آرٹیکل 242 کے مطابق کر رہے تھے، اس میں عوام سے رائے لینا ضروری تھا، ہم نے اس رائے کو Ignore کیا، ہم نے پورے آرٹیکل کو اڑا کے اس میں ان کی رائے کو بھی سلب کیا۔ جناب سپیکر، ہم سمجھتے ہیں آج قومی اسمبلی سے بھی ہم نے پاس کرایا، وہاں کے ممبران کی تعداد کم ہے، ان کو نمائندگی مزید ملنی چاہیئے جناب سپیکر، جس طرح ہم نے ایم این ایز کی سیٹوں کو کم کیا، وہ بھی اسی طرح بارہ ہونی چاہیئے تھیں، جناب سپیکر، تمام اسمبلی نے متفقہ طور پہ وہ پاس کیا، اس کے بعد سینٹ میں گیا، تمام پارٹیاں وہاں پر موجود ہیں لیکن وہاں سے بل پاس نہیں ہو سکا کیوں جناب سپیکر، اس کی وجوہات کیا ہیں؟ کیا اسمبلی کو بتا سکتے ہیں، کیا ہم یہ اسمبلی کے فلور پر قبائلی عوام کو یہ بتا سکتے ہیں کہ ہم نے وہ اضافہ کیوں نہیں کیا؟ بہتر طور پر ایک نمائندگی آتی جناب سپیکر، ہم تو قبائلی عوام کے ساتھ کھڑے ہیں، ہم قبائلی عوام کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ شانہ بشانہ ہوں گے، ان کے مسائل کو حل کرنا، ان کی زندگی بحال کرنا ان کی ایک آزاد شہری کی حیثیت سے، زندگی بحال کرنا، عزت ومال، اور جان کی حفاظت کے ساتھ ان کی زندگی کو بحال کرنا یہ ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیئے، اس کے بعد اس کی ترقی کو اولین ترجیح بنانی چاہیئے۔ وہاں پر سہولیات ملیں، وہاں پر صحت کی سہولیات ملیں، تعلیم کے سہولیات ملیں، کمیونیکشن کی سہولیات بھی بھرپور انداز میں ان علاقوں کو ملنی چاہئیں، تو ہم اس کے لئے کیا جامع منصوبہ بندی کر رہے ہیں؟ حکومت کو آج بتانا چاہیئے تھا لیکن آج کشمیر کا ایشو بھی ہے اور قبائل کے جو ہمارے نئے ممبران بنے ہیں، اس حوالے سے بھی آج یہاں پر یہ موضوع چل رہا ہے اسمبلی میں لیکن حکومت کی سنجیدگی آپ کے سامنے ہے۔ اس دن بھی ہم نے آپ کے ساتھ بیٹھ کے اس پہ بات کی تھی کہ حکومت کے ممبران کو آپ ہدایت دیں کہ اسمبلی اجلاس کو سنجیدگی سے لیں، بیٹھیں بات کریں، اس کا جواب بھی دیں اور جواب دینے کا مقصد بنیادی یہ ہوتا ہے جناب سپیکر، جب اپوزیشن سوالات اٹھاتی ہے اور اس کے جوابات حکومت دیتی ہے تو اس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم اس صوبے کے عوام کو ایک موثر آواز دینے کی کوشش کر رہے

ہیں، ایک تسلی دینا چاہتے ہیں کہ حکومت آپ کے بارے میں یہ رائے رکھتی ہے، حکومت یہ کرنا چاہتی، اور اپوزیشن اگر اس میں بہتر رائے دیتی ہے تو مقصد بنیادی یہ تھا کہ صوبے میں ہم بہتری کیا کر سکتے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ بنیادی مقاصد جناب سپیکر ہوتے ہیں کہ ہم اس کو حل کر سکیں، مشترکہ طور پہ جناب سپیکر، ہم حل کر سکیں اور یہ ہماری ضرورت بھی ہے اور ہمارے پورے صوبے کے عوام کی ضرورت بھی ہے اور یہ ہونا بھی چاہیئے۔ جناب سپیکر، آج کشمیر کے حوالے سے بھی بات کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پاکستان عجیب دور سے گزر رہا ہے اور مودی سرکار نے جس طرح جمہوریت کا قتل کیا ہے، اپنے آپ کو دنیا میں بہت بڑی جمہوریت پسند کہتے ہیں لیکن انہوں نے جمہوریت کا قتل کیا ہے، جناب سپیکر، آج کشمیر کے سٹیٹس کو بدل کر انتہائی زیادتی کی جناب سپیکر، اور اس کی بنیادی وجہ بھی جناب سپیکر، یہ ہے، اگر آپ کشمیر کے سٹیٹس کو تبدیل کرتے ہیں تو آپ کو عوام سے رائے لینی تھی، کشمیری عوام سے رائے لینی تھی جناب سپیکر، اور یہ جمہوریت کا قتل ہوا جناب سپیکر، ہم نے وہاں کے عوام سے ہندوستان میں رائے نہیں لی تھی، ستر سالوں سے اس پہ جھگڑا چل رہا ہے جناب سپیکر کشمیر، ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری شہ رگ ہے، ہندوستان کہتا ہے کہ یہ ہمارا اٹوٹ انگ ہے، ہم کہتے ہیں کہ ثالثی ہمارے ساتھ کرو کشمیر کے حوالے سے، انڈیا کہتا ہے کہ ہم ثالثی نہیں کرنا چاہتے یہ ہمارا حصہ ہے، ہم اقوام متحدہ میں کہتے ہیں کہ اس میں کشمیری عوام سے رائے لینا ضروری ہے اور اقوام متحدہ کی قراردادیں اس پر موجود ہیں جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ آج اقوام متحدہ کہاں پہ کھڑا ہے، اقوام متحدہ اس حوالے کیا جواب دیتا ہے، وہ جوابدہ نہیں ہے کہ وہ یہ بتائے کہ ہم اپنی قرارداد پہ کیسے عمل کروا سکتے ہیں، کشمیریوں کی رائے کے مطابق ہم کیسے فیصلہ دے سکتے ہیں؟ یہ اقوام متحدہ کی ذمہ داری بنتی ہے، یہ اقوام متحدہ صرف ان طاقتوں کے لئے ہے جو اس میں موثر ہیں، وہ اپنی مرضی سے وہاں پر فیصلے کرواتے ہیں یا ان اقوام کی بھی ضرورت ہے کہ جس طرح کشمیر کے پھسے ہوئے لوگ ہیں، کیا اقوام متحدہ اس پر کوئی جواب نہیں دے گا؟ آج کشمیر کی صورتحال کیا ہے؟ کشمیری عوام کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو رہی ہے جناب سپیکر، آج اٹھارہ انیس دن ہو گئے ہیں کہ وہاں پر کرفیو کا نفاذ ہے، وہاں بچے بلک کے رو رہے ہیں، ان کو دودھ نہیں مل رہا ہے، خوراک نہیں مل رہی ہے جناب سپیکر، ان کی آواز کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے، کیا آج تک کسی کی آواز کو اس طرح دبانے کی کوئی کامیابی کسی کو ہوئی ہے؟ کبھی بھی نہیں ہوئی ہے جناب سپیکر، اصول اور ضابطے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں، قومیں وہی ہوتی ہیں جو اپنے اصول اور ضابطوں پر عمل کرتی ہیں، اگر آپ اصول اور ضابطوں پہ عمل کریں تو میں نہیں سمجھتا کہ

کہیں پر ہمیں مشکل سامنے آسکے۔آج جناب سپیکر، ہمارے عوام اس مسئلے میں کشمیری عوام کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں کہ کشمیری عوام کو حق خودارادیت ملنا چاہیئے،ان کی رائے کے مطابق وہاں پر فیصلہ ہونا چاہیئے جناب سپیکر،جہاں پر کشمیر کا موضوع ہے اور اس کا اصولی جو حق ہے وہ اٹل ہے،اس حوالے سے ہم سمجھتے ہیں وہاں پر کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جو ہمیں کرنی چاہیئے اور یہاں فلور آف دی ہاؤس کرنی چاہئیں، یہ وہ Mandatory House ہے کہ جس میں عوام کا ووٹ لے کر یہاں پہ ہم لوگ آئے ہیں، ہمیں چاہیئے کہ ہم یہاں پر وہ بات کریں۔آج آپ بتائیں جناب سپیکر!قومی اسمبلی میں جب قرارداد پیش ہو رہی تھی تو کیا ہم نے دنیا کو یہ میسج دینا تھا کہ وہاں قومی اسمبلی میں جنگ وجدل ہو اس حوالے سے کہ ہم وہاں پر قرارداد پیش کریں اور قومی اسمبلی میں قرارداد پر آرٹیکل 370 پر اختلاف ہو کہ 370 آرٹیکل کا ذکر جو ہے وہ آپ کی قرارداد میں نہیں ہونا چاہیئے، کیا35) a) کا ذکر نہیں چاہیئے حکومت کہتی تھی کہ اس کا ذکر نہیں ہونا چاہیئے،اور اپوزیشن کہتی تھی کہ اس کا ذکر ہونا چاہیئے جناب سپیکر، جھگڑا ہونے کے بعد اس قرارداد میں آرٹیکل 370 کو شامل کیا گیا جناب سپیکر، ہم نے قوم کو کیا میسج دیا؟ ہم نے Internationally کیا میسج دیا،اس حوالے سے کہ کیا ہمارا اس پر اختلاف ہے کہ آرٹیکل 370 جو ہٹادیا گیا ہے،وہ ٹھیک ہوا ہے وہ عمل ٹھیک ہوا ہے اور اس کی حیثیت ختم ہو گئی ہے Status اس کی ختم ہو گئی ہے کشمیر کے لئے کیا وہ اچھا ہوا ہے؟اور کیا35) a) ہٹاکے اس کے ساتھ جو ہے وہ اچھائی ہوئی ہے؟اور اپوزیشن کہتی ہے کہ اس کو شامل کرنا چاہیئے،اس پر بھرپور احتجاج اپوزیشن نے کیا،اس کے بعد اس قرارداد میں آرٹیکل 370 کو شامل کیا گیا جناب سپیکر۔جناب سپیکر،آپ مجھے بتائیں کیا ممبران کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ ممبران آپ سے سوال کر سکیں کہ آج ہمیں کشمیر کا سٹیٹس بتایا جایا،آج کی صورتحال بتائی جائے جناب سپیکر،آج کیا صورتحال ہے، ہماری اس وقت پوزیشن کیا ہے، ہم کس جگہ پہ کھڑے ہیں، ہم نے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا ہے؟ کیا ممبران کو یہ حق حاصل نہیں ہے جناب سپیکر، ممبران کو یہ حق حاصل ہے جناب سپیکر،اسمبلی میں اس پر ڈسکشن ہونی چاہیئے تھی،ان کیمرہ بریفنگ ہونی چاہیئے تھی قومی اسمبلی میں آگاہ کرتے، ہمارے ادارے ان کو آگاہ کرتے کہ اس وقت صورتحال کیا چل رہی ہے؟آرٹیکل 370 سے پہلے صورتحال کیا تھی آرٹیکل 370 کے ہٹانے کے بعد کیا صورتحال وجود میں آئی ہے،اس پر ہم نے کیا کرنا ہے،اس صورتحال پر جو ہمارے کشمیر میں ہے، کشمیر کے حوالے سے ہماری اب آگے کیا رائے ہونی چاہیئے؟اس کشمیر کے حوالے سے پوری دنیا کے مفادات اپنے ساتھ منسلک کرنے تھے لیکن ہم نے کیا کیا؟ ہم نے ایک سال میں اس پورے

سی پیک کو رول بیک کر دیا،اس کے فائدے جو ہمیں ملنے تھے، دوسرے ملکوں کے ساتھ جوڑنے سے، وہ مفادات اس وقت ایک ٹائم تک Delay ہو جائیں گے، جب تک یہ منصوبہ مکمل نہیں ہوتا اس سے ہمیں وہ فائدے نہیں ملتے، ہم دنیا کے مفادات اپنے ساتھ انہیں جوڑتے، گوادر کے ساتھ سنٹرل ایشیاء کے پورے مفادات ہم جوڑتے، ہم ایران کی گیس پائپ لائن کو اگر اپنے ساتھ، اپنے مفادات اگر انڈیا کو بھی جوڑتے اور ایران کے مفادات کو بھی آپ اپنے ساتھ جوڑتے تو آج آپ اس قابل ہوتے کہ وہ لوگ آپ کے ساتھ بیٹھتے اور بات کرتے کیونکہ ان کے مفادات آپ کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے تو ہم نے ایسا طریقہ کار بنانا تھا، ہم نے دنیا کے مفادات اپنے ساتھ وابسطہ کرنے تھے، آج انڈیا کے ساتھ دنیا کے مفادات وابسطہ ہیں جناب سپیکر، اس وجہ سے آج دنیا آپ کو توجہ نہیں دے رہی، آپ کو ووٹ نہیں دے رہی، آپ کی تائید نہیں کرتی، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ کے پاس وہ ویژن نہیں ہے کہ آپ ان کے مفادات کو اپنے ساتھ جوڑ سکیں اور ہم جہاں نااہل حکمرانوں کی بات کرتے ہیں، نااہلیت کی انتہا ہے جناب سپیکر، کہ جب ہم مودی کے Manifesto کو سنتے ہیں، الیکشن میں وہ بات کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں اس دفعہ بر سر اقتدار آؤں گا، یہ اس کے اس منشور کا حصہ تھا جناب سپیکر، کہ ہم کشمیر کو لے کے رہیں گے، کشمیر کو ہم بھارت میں شامل کریں گے، یہ اس کے Manifesto کا حصہ تھا جناب سپیکر، اور ہمارے وزیر اعظم کیا کہہ رہے تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ اگر مودی جیتے گا تو پھر کشمیر کا مسئلہ حل ہوگا، کشمیر کا مسئلہ اس طرح حل کرنا تھا جس طرح حل ہوا ہے۔ آج آپ جواب دیں اس سوال کا جواب تو دیں کیا مطلب تھا اس کا یہ Manifesto اس کا پوری دنیا کے سامنے آیا ہے، وہ چاہتا ہے، کشمیر کے مسئلے کو میں نے حل کرنا ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر مودی وزیر اعظم بنے گا تو اس سے ہمیں توقع ہے کہ وہ کشمیر کا مسئلہ حل کر دے گا اور وہ کہتا ہے کہ یہ میرا اٹوٹ انگ ہے اور میں کشمیر کو انڈیا کے ساتھ شامل کروں گا، اس کا جو سٹیٹس ہے اس کو ختم کروں گا اور اس نے ختم کر دیا، آج وہ طاقتور ہے اس حوالے سے کہ اس نے دنیا کے مفادات اپنے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں، ہم کمزور ہیں اس حوالے سے کہ ہم دنیا کے مفادات اپنے ساتھ جوڑ نہ سکے، تو ہمیں دنیا کے مفادات کو اپنے ساتھ جوڑنے تھے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج میں فلور آف دی ہاؤس ریکارڈ کے لئے بات کہنا چاہتا ہوں، اس وقت بھی جب آرٹیکل 242 کو ختم کیا جا رہا تھا قومی اسمبلی میں، مولانا فضل الرحمن صاحب نے اسمبلی کے فلور پر ریکارڈ پر یہ بات کہی تھی جناب سپیکر، کہ آپ آرٹیکل 242 کو ختم کر رہے ہیں، اس میں آپ لوگوں کی رائے کا جو ان کا حق بنتا ہے اس کو سلب کر رہے ہیں، آپ

نے فاٹا کے عوام سے رائے نہیں لی، آپ نے اس کو ختم کیا، آپ انڈیا کو راستہ دے رہے ہیں۔ کشمیر میں آرٹیکل 370 کو ختم کر کے وہ بھی رائے لوگوں سے نہیں لیں گے اور بات یہی کریں گے کہ ہم نے وہاں کے عوام سے رائے نہیں لینی ہے، وہ ہمارا اٹوٹ انگ ہے جناب سپیکر، آپ نے آرٹیکل 242 میں لوگوں کی رائے کو Ignore کیا، انہوں نے وہاں پہ 370 کے آرٹیکل کو ختم کر کے اس کی سپیشل حیثیت کو ختم کیا اور لوگوں کی رائے نہیں لی، میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کا اس سے بڑا قتل کوئی نہیں ہو سکتا، ہم کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہیں جناب سپیکر، آج بھی جناب سپیکر، میں اپنی پارٹی کا مؤقف دے رہا ہوں، اسمبلی کے فلور پر ریکارڈ پر دے رہا ہوں کہ آج کشمیر کی حیثیت کو تبدیل کر دیا گیا ہے جناب سپیکر، اس کے بعد ہم کشمیری عوام کے حوالے سے کہ جو بھی رائے بنائیں گے، اپنی جو بھی، وہ کشمیر کے حوالے سے اپنی رائے بنائیں گے، کشمیری عوام ہم جمعیت علمائے اسلام ہر فلور پر ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے، ہر طرح سے ہم ان کی امداد کریں گے جناب سپیکر، اور یہ رائے انہوں نے قائم کرنی ہے کہ آگے انہوں نے کیا کرنا ہے لیکن جناب سپیکر، میں اپنی بات پھر کروں گا اور پھر دہراؤں گا کہ ہمیں اسمبلی میں کشمیر کی پوزیشن کو واضح کرنا چاہیئے، کشمیر کی پوزیشن پر بات کرنی چاہیئے، تفصیلی بات ہونی چاہیئے، سنجیدگی سے بات ہونی چاہیئے، سنجیدہ بات ہے، ہماری پوری زندگی اس مسئلے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے، اگر ہم اس پر اب بھی سنجیدگی اختیار نہیں کریں گے تو کب کریں گے؟ جناب سپیکر، ہمیں چاہیئے کہ ہم اس پر بات کریں، ہم رائے لیں، تمام پارٹیاں آپ کا ساتھ دینا چاہتی ہیں، پاکستان کے ساتھ ہیں، پاکستان کے ساتھ مخلص ہیں، پاکستان کے حق کے لئے بات کرتی ہیں، آپ ذرا ان کو سنیں تو سہی، بات تو کریں، سمجھائیں تو سہی، ایک سیاسی رائے آپ کو دے سکتے ہیں، اچھی رائے دے سکتے ہیں، ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے لیکن اس مسئلے کو آپ خدا کے لئے ایک قومی مسئلہ سمجھ کے آپ اس پہ رائے لے لیں، وہ آپ کے حق میں آئے گی، ملک کے حق میں آئے گی، قوم کے حق میں آئے گی۔ جناب سپیکر، یہ ہماری گزارشات ہیں، کشمیر کے حوالے سے جو خدشات ہیں ہمارے، ہمارے ساتھ یہ ملحقہ علاقے جڑے ہوئے ہیں، آج بھی ہم اس سٹیٹس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں جناب سپیکر، لیکن ہمیں سوچ سمجھ کے فیصلے کرنے چاہئیں تاکہ ہم دنیا کے سامنے اپنا مقدمہ رکھیں تو وہ سنجیدگی کے ساتھ ہو، یہ نہ ہو کہ ہم وہاں پر بات کرنے کے قابل ہی نہ ہوں، ہم نے بات کرنی ہے جناب سپیکر، ہمیں حالات معلوم ہونے چاہئیں، صورتحال معلوم ہونی چاہیئے، ہمیں آگے کرنا کیا ہے؟ اس حوالے سے ہمیں معلوم ہونا چاہیئے تاکہ جب بھی ہم بات کریں تو ہمارے پورے ملک کی رائے ایک ہو،

ایک ہی زبان سے ہم بات کریں، ایک ہی رائے سے ہم بات کریں، ایک ہی دلیل کے ساتھ ہم جناب سپیکر، بات کریں تو تب جا کے ہمیں کامیابی مل سکتی ہے۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ، دونوں اہم باتیں تھیں، میں قبائلی ممبران کو ایک دفعہ پھر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں جناب سپیکر، شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب شیر اعظم وزیر صاحب۔

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ Jnab Speaker, thank you very much to give me the Floor، میری تو عرض تھی کہ کشمیر کا مسئلہ تو انتہائی سریس ایشو ہے، جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں کشمیر، کشمیر، مثال بھی لوگ دے رہے ہیں کہ کیا مسئلہ کشمیر آپ نے بنایا ہے؟ تو تب سیر حاصل بحث ہو گی جب گورنمنٹ بنچز پر ہم کو ذمہ دار شخص نظر آئے، خالی کرسیوں سے بات کرنا تو مناسب نہیں سمجھتا اور ہمارے معزز آنریبل ممبر جو Newly elected ہیں، وہ بھی نظر نہیں آتے سر، تاکہ ہم ان کو مبارکباد پیش کریں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہ ڈیفر کریں کل کے لئے ہمارا پروگرام تاکہ ہم اس پر بات کریں کشمیر پر کیونکہ کشمیر، جس طرح مودی فرما رہا ہے کہ ہمارا اٹوٹ انگ ہے، ہمارا بھی اٹوٹ انگ ہے، لہذا اس پر ہم بات جب کریں گے تو تاریخ کے حوالے سے کریں گے۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے جو کارنامے کئے تھے کشمیر کے حوالے سے، شملہ کانفرنس کے حوالے سے، یہ سب کچھ، لیکن میرا مطلب کہنے کا یہ ہے کہ حکومتی اراکین اور آنریبل منسٹرز اینڈ ممبرز کم سے کم یہ موجود ہوں تو پھر ٹھیک رہے گا میری تو یہ تجویز ہے کہ کل کے لئے ہمارا پروگرام۔۔۔۔

<u>ایک رکن</u>: کورم پورا نہیں ہے۔

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: ہاں جی، کورم پورا نہیں ہے، مناسب رہے گا، آپ کا عنایت الرحمان، آپ کا کیا خیال ہے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کورم کی نشاندہی کی ہے، اب کاؤنٹ کر لیں، کاؤنٹ پلیز ابھی بات نہ کریں، آپ نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے تو ابھی۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے۔

The sitting is adjourned till 10:30 am, Thursday, 29th August, 2019.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 29 اگست 2019 صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)